باب 7

نظریہ پیدائشِ دولت
THEORY OF PRODUCTION

اہم موضوعات

☆ پیدائش کا مفہوم
عاملین پیدائش کی خصوصیات اور اہمیت
☆ عاملین پیدائش

(a) زمین

(b) محنت

(c) سرمایہ

(d) تنظیم (آجر)

www.downloadclassnotes.com

پیدائش دولت کا مفہوم (Meaning of Production)

انسان جب سے اس دنیا میں آیا ہے، حاجات نے اسے اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے اور ان حاجات کی تسکین کے لئے وہ مختلف اشیاء و خدمات کے حصول میں شب و روز سرگرداں رہتا ہے۔ ان میں غیر معاشی حاجات کی تسکین تو ایسی اشیاء سے ہو جاتی ہے جن کے لئے اسے معاشی جدوجہد میں حصہ نہیں لینا پڑتا اور نہ ہی اسے کوئی قیمت ادا کرنا پڑتی ہے۔ مثلاً ہوا، سورج کی روشنی، بارش کا پانی وغیرہ لیکن معاشی حاجات کو پورا کرنے کے لئے انسان کو اشیاء و خدمات کی ضروری مقدار حاصل کرنا پڑتی ہے۔ جس کے لئے اسے معاشی جدوجہد میں حصہ لینا پڑتا ہے اور تگ و دو بھی کرنا پڑتی ہے۔ اشیاء کی پیداوار کا یہ عمل پیدائش دولت کہلاتا ہے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ قدرت نے انسان کو اس کائنات میں جو مختلف اشیاء عطا کی ہیں۔ انسان اپنی محنت سے ان میں افادیت کا عنصر شامل کرتا ہے اسے پیدائش دولت کا نام دیا جاتا ہے۔ لیکن محض افادہ پیدا کرنے سے پیدائش دولت نہیں ہو سکتی جب تک کہ شے میں افادہ کے ساتھ ساتھ قدر پیدا نہ کی جائے۔ **"لہٰذا پیدائش دولت سے مراد کسی شے میں افادہ کے ساتھ ساتھ قدر کا پیدا ہونا شرط ہے" معاشی اشیاء کی پیدائش جو کسی انسانی خواہش کی تسکین کر سکیں اور جن میں قدر (Value) بھی پائی جاتی ہو پیدائش دولت کہلاتا ہے۔** کاشتکار کا گندم اُگانا، معمار کا مکان بنانا، مزدور کا کارخانے میں کپڑا تیار کرنا اور موچی کا جوتا بنانا وغیرہ۔ یہ سب پیدائش دولت کی مثالیں ہیں۔ بعض لوگ اشیاء پیدا نہیں کرتے بلکہ خدمات سرانجام دیتے ہیں۔ جن سے مختلف قسم کی حاجات انسانی تسکین پذیر ہوتی ہیں۔ مثلاً استاد کا پڑھانا، ڈاکٹر کا مریض کو دیکھنا، حجام کا بال بنانا، گویے کا گیت گانا وغیرہ۔ ان خدمات کو قیمتاً حاصل کیا جاتا ہے۔ یعنی یہ خدمات سرانجام دینے والے افراد معاوضہ پاتے ہیں۔ لہٰذا یہ خدمات بھی پیدائش دولت کے ضمن میں آتی ہیں۔ پس اشیاء و خدمات کو پیدا کرنے کا عمل پیدائش دولت کہلاتا ہے۔ لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ "پیدائش دولت سے مراد ایسا عمل ہے جس کے ذریعے عوامل کو ان اشیاء اور خدمات میں منتقل کیا جاتا ہے جن کی صرف یا سرمایہ کاری کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ اور یہ عمل درج ذیل طریقوں سے وجود میں آتا ہے۔

1- شکل یا ہیئت کی تبدیلی (Change of formation): اشیاء کی شکل اور ہیئت کی تبدیلی سے ان کے افادے اور قدر میں اضافہ ہوجاتا ہے مثلاً مٹی سے اینٹیں تیار کرنے، پانی سے برف بنانے، لوہے اور فولاد سے مشینیں بنانے اور لکڑی سے فرنیچر تیار کرنے سے ان کی قدر و مالیت بڑھ جاتی ہے۔

2- مقام یا جگہ کی تبدیلی (Change of place): بعض اشیاء کو ایک مقام سے دوسرے مقام تک منتقل کرنے سے بھی ان کی قدر اور افادہ بڑھ جاتا ہے مثلاً جنگلات سے لکڑی کاٹ کر منڈیوں تک لانا، ریت کو دریاؤں سے نکال کر شہروں میں مکانات کی تعمیر کے لئے استعمال کرنا، گیس اور تیل کو گھروں اور صنعتوں تک پہنچانا وغیرہ۔

3- وقت کی تبدیلی (Change in time period): وقت کی تبدیلی کے ساتھ بھی اشیاء میں قدر پیدا کر کے ان کا افادہ بڑھایا جا سکتا ہے۔ مثلاً وقت گزرنے کے ساتھ پرانے چاول کا افادہ زیادہ ہوتا ہے۔ کولڈ سٹوریج کے ذریعے پھلوں اور سبزیوں کا ذخیرہ کر کے انہیں آف سیزن (Off Season) میں پیش کرنے سے ان کی قدر و مالیت بڑھ جاتی ہے۔

اشیاء کی طرح خدمات (Services) کی فراہمی بھی پیدائش دولت کے عمل کا حصہ ہوتی ہے۔ کیونکہ بہتر تعلیم اور تربیت کے ذریعے لوگوں کے ہنر، مہارت اور استعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے۔

عاملین پیدائش

شے چاہے چھوٹی ہو یا بڑی مختلف عوامل کی مشترکہ کوششوں سے وجود میں آتی ہے جنہیں عاملین پیدائش کہا جاتا ہے۔ یہ مندرجہ ذیل ہیں:

-1 زمین Land -2 محنت Labour

-3 سرمایہ Capital -4 تنظیم یا آجر Organization

زمین (Land): یہ ایک بنیادی عامل پیدائش ہے۔ اس سے محض قطعہ زمین (جس پر ہم چلتے پھرتے ہیں) ہی مراد نہیں لیا جاتا بلکہ وہ تمام اشیاء جو قدرت نے ہمیں مفت عطیہ کے طور پر دی ہیں، زمین کے زمرے میں آتی ہیں۔ چاہے وہ سطح زمین پر یا اس کے اوپر یا نیچے ہوں۔ مثلاً آب و ہوا، بارش، دریا، پہاڑ، معدنیات، جنگلات وغیرہ یہ تمام ذرائع مختلف اشیاء کی پیداوار کے لئے اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

محنت (Labour): یہ دوسرا عامل پیدائش ہے۔ اس سے مراد انسان کی وہ ذہنی یا جسمانی کاوش لی جاتی ہے جس کے بدلے کوئی مادی معاوضہ ملے۔ محنت ذہنی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے استاد کا پڑھانا، جج کا فیصلہ کرنا اور وکیل کا مقدمہ لڑنا وغیرہ اور جسمانی بھی مثلاً کاشت کار کا ہل چلانا، مزدور کا اینٹیں اٹھانا اور بڑھئی کا کرسی بنانا وغیرہ اس شرط کے ساتھ کہ اس محنت کے بدلے انسان کو کوئی مادی معاوضہ ملے۔ یعنی روپے پیسے کی صورت میں یا اشیاء اور اجناس وغیرہ کی صورت میں۔ اگر کوئی شخص کوئی کام بغیر کسی معاوضے کے کرتا ہے تو یہ محنت نہیں ہوگی۔ محنت کے بدلے جو معاوضہ دیا جاتا ہے اسے اُجرت کہتے ہیں۔

سرمایہ (Capital): اس سے مراد دولت کا وہ حصہ لیا جاتا ہے جو مزید دولت پیدا کرنے یا آمدنی بڑھانے کے لئے استعمال میں لایا جائے۔ مثلاً عمارات، مشینیں، آلات و اوزار، خام مال، سڑکیں، ریلیں وغیرہ آج کل سرمائے کی اہمیت میں اور بھی اضافہ ہو گیا ہے۔ کیونکہ زیادہ تر اشیاء بڑے بڑے کارخانوں میں جدید مشینری اور آلات کی مدد سے تیار کی جاتی ہیں۔

آجر (Organization): تنظیم یا آجر ایسی ہستی ہوتی ہے جو کاروبار کی بنیاد ڈالتی ہے۔ دیگر عاملین کو کام پر لگاتی ہے۔ اشیاء پیدا کر کے ان کی فروخت کے انتظامات کرتی ہے۔ نقل و حمل اور نشر و اشاعت کے اخراجات برداشت کرتی ہے۔ دیگر عوامل کو ان کا معاوضہ ادا کرنے کے بعد اگر اسے کچھ بچ جائے تو یہ اس کا منافع ہوتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کچھ نہ بچے تو نقصان کی صورت میں اسے برداشت کرتی ہے۔ آجر فرد واحد بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ افراد بھی۔

زمین (Land)

زمین کا مفہوم اور وضاحت: زمین ایک بنیادی عامل پیدائش ہے۔ اس سے مراد محض قطعہ زمین یا سطح زمین ہی نہیں جس پر ہم چلتے پھرتے یا رہتے ہیں یا پھر زیر کاشت لا کر غذائی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ تمام ذرائع جو قدرت نے مفت عطیہ کے طور پر دیئے ہیں اور عمل پیدائش میں مدد فراہم کرتے ہیں زمین کے زمرے میں آتے ہیں۔ مثلاً

1- معدنیات کے ذخائر یعنی کوئلہ، لوہا، پٹرول، نمک، قدرتی گیس وغیرہ۔
2- زمین کی سطح جو کاشتکاری اور مکانات کی تعمیر کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے۔
3- پہاڑ، جنگلات وغیرہ۔
4- دریا، سمندر، جھیلیں وغیرہ جو ماہی گاہیں مہیا کرتے ہیں۔ آب پاشی کا ذریعہ بنتے ہیں۔ بجلی پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں اور آبی نقل وحمل کے کام آتے ہیں۔
5- قدرتی بندرگاہیں جو معاشی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔
6- سورج کی روشنی، گرمی، دھوپ، بارش کا پانی وغیرہ جو فصلوں کی تیاری کے علاوہ انسانی زندگی کے لئے بھی بہت ضروری ہیں۔
7- آب وہوا اور کرۂ ارض۔
8- نباتات وقدرتی چراگاہیں۔

پروفیسر الفرڈ مارشل لکھتے ہیں:
"زمین سے مراد وہ تمام قدرتی ذرائع ہیں جو قدرت نے انسان کی بہبود کے لئے مفت عطا کئے ہیں۔ ان میں ہوا، روشنی، حرارت، پانی وغیرہ شامل ہیں۔"

زمین کی خصوصیات (Peculiarities of Land)

زمین کی کچھ ایسی خصوصیات ہیں جو اسے دوسرے عاملین سے امتیاز بخشتی ہیں۔ ڈیوڈ ریکارڈو اور اس کے پیروکاروں نے زمین کی درج ذیل خصوصیات بیان کی ہیں۔

1- قدرت کا مفت عطیہ (Free gift of Nature): انسان نے زمین کو وجود میں لانے کے لئے کوئی محنت یا جدوجہد نہیں کی بلکہ یہ قدرت کا بلا معاوضہ عطیہ ہے۔ اگر وہ چاہے تو اپنی کاوش سے اس کا ایک انچ رقبہ بھی پیدا نہیں کر سکتا، اور نہ ہی اسے فنا کر سکتا ہے۔ البتہ وہ معدنیات، جنگلات، پانی اور روشنی سے استفادہ کر سکتا ہے۔

2- محدود اور مقررہ مقدار (Limited in Supply): زمین کی مقدار محدود ہے جسے بڑھایا گھٹایا نہیں جا سکتا۔ اس خصوصیت پر بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ اگرچہ مقدار کے اعتبار سے زمین کا کل رقبہ نہیں بڑھایا جا سکتا تاہم یہ بات بھی درست نہیں کہ زمین کی مقدار معین ہے۔ انسان نے اپنی محنت اور کوشش سے بنجر، صحرائی اور دلدلی علاقوں کو زرخیز زمین میں تبدیل کر دیا ہے۔ جس سے قابل کاشت زمینوں کی مقدار بڑھ گئی ہے جبکہ بعض علاقوں میں کٹاؤ اور سیلابوں کی وجہ سے قابل استعمال زمین کی مقدار کم بھی ہوئی ہے۔ چونکہ یہ تبدیلیاں زمین کے کل رقبہ کے مقابلہ میں بہت کم ہیں۔ لہٰذا انہیں نظر انداز کیا جا سکتا ہے اور یہ کہا جا سکتا ہے کہ زمین کی مقدار تو محدود ہے۔ البتہ انسان اپنی محنت سے اس کا افادہ بڑھا سکتا ہے۔

3- زرخیزی میں فرق (Difference in Fertility): سب زمینیں زرخیزی کے لحاظ سے ایک جیسی نہیں ہوتیں۔ بعض زمینیں زیادہ زرخیز ہوتی ہیں اور بعض زمینیں کم زرخیز جبکہ بعض زمینیں بالکل بنجر اور غیر آباد ہوتی ہیں۔ لہٰذا زمین کی اکائیوں میں یکسانیت نہیں پائی جاتی۔

4- محل وقوع میں فرق (Difference in Situation): بعض زمینیں منڈیوں، شہروں، راستوں اور بندرگاہوں کے قریب واقع ہوتی ہیں جن کی پیداوار کو منڈیوں تک لانے کے

لئے زیادہ خرچ برداشت نہیں کرنا پڑتا۔ لہٰذا پیداوار سے زیادہ آمدنی حاصل ہوتی ہے۔ دوسری طرف وہ زمینیں بھی ہوتی ہیں جو شہروں اور منڈیوں سے کافی دور واقع ہوں اور جن کی پیداوار کو منڈیوں تک لانا نہ صرف مشکل ہوتا ہے بلکہ خرچ بھی زیادہ آتا ہے۔

5- جغرافیائی لحاظ سے حرکت پذیر نہ ہونا:(Lack of Geographical Mobility) زمین کو جغرافیائی لحاظ سے ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل نہیں کیا جاسکتا۔ مثلاً اگر ہم زرخیز زمین کا کوئی قطعہ بنجر زمین سے بدلنا چاہیں تو یہ ممکن نہیں ہوگا۔ البتہ زمین کی ملکیت تبدیل ہو سکتی ہے اور اس کا استعمال بھی مختلف ہوسکتا ہے۔ یعنی اس پر گندم، کپاس، گنا، سبزیاں وغیرہ کاشت کی جاسکتی ہیں۔ کارخانے قائم کئے جاسکتے ہیں۔ سڑکیں اور ریلوے لائن بچھائی جاسکتی ہیں وغیرہ۔ چونکہ زمین میں حرکت پذیری کی خوبی نہیں پائی جاتی لہٰذا مختلف جگہوں کی زمینوں کے کرائے اور لگان میں فرق پایا جاتا ہے۔

6- پائیدار صلاحیت:(Durable in nature) دیگر عاملین پیدائش کے مقابلہ میں زمین زیادہ دیرپا اور پائیدار ہوتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے کوئی قطعہ زمین بے کار ہو جائے تو اسے دوبارہ قابل استعمال بنایا جاسکتا ہے۔ لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ زمین ہمیشہ کے لئے بے کار یا تباہ نہیں ہوسکتی۔

7- بنیادی حیثیت:(Basic Factor of Production) اگر تمام عاملین پیدائش کا نسبتی موازنہ کیا جائے تو زمین کو ان عوامل میں مرکزی حیثیت حاصل ہے اور اس کے بغیر دیگر عاملین کے وجود کا تصور ممکن نہیں۔

8- قانون تقلیل حاصل کا جلد نفاذ(Production Under Decreasing Return): پیداوار بڑھانے کیلئے جب زمین پر محنت اور سرمائے کی زائد اکائیاں لگائی جائیں تو پیداوار کا عمل جلد ہی قانون تقلیل حاصل کے تابع آجاتا ہے۔ یعنی مختتم پیداوار گرنے لگتی ہے۔

9- محدود زرخیزی(Limited Fertility): جب کسی قطعہ زمین کو لگاتار استعمال کیا جائے تو اس کی زرخیزی میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ لہٰذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ زمین کی زرخیزی محدود ہے۔

زمین کی اہمیت(Importance of Land)

زمین ایک بنیادی عامل پیدائش ہے۔ انسان کی معاشی زندگی کی ارتقائی منازل طے کرنے میں اس عامل نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ شکار کے دور سے لے کر آج کے صنعتی دور تک زمین کی اہمیت میں کسی قسم کی کمی واقع نہیں ہوئی، اور انسان اپنی ہر قسم کی سرگرمیوں کے لئے زمین کا ہمیشہ سے محتاج رہا ہے۔ زمین کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل امور کے پیش نظر بہتر طور پر لگایا جاسکتا ہے۔

1- اشیائے خوراک کی فراہمی (Availability of food products): شکار کے دور میں انسان زمین ہی سے خوراک حاصل کرتا تھا۔ چراگاہوں اور سطح زمین کے بغیر بھیڑ، بکریوں اور دیگر جانوروں کا پالنا ممکن نہیں۔ زراعتی دور میں بھی آب و ہوا، سورج کی دھوپ، روشنی اور سطح زمین خوردنی اجناس پیدا کرنے میں مددگار بنتے ہیں۔ لہٰذا ہر دور میں زمین اشیائے خوراک فراہم کرکے انسان کی بقا کا سبب بنتی رہی ہے۔

2- جائے رہائش(Facility for Residence): زمین دیگر عاملین کے لئے رہائش گاہ کا کام دیتی ہے۔ ہر قسم کے لوگ زمین پر ہی آباد ہیں۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی معاشی سرگرمیاں مثلاً بنک، بیمہ

کمپنیاں، تجارت، صنعت وغیرہ زمین پر ہی ہوتی ہیں۔

3- معاشی ترقی (Economic Development): کسی ملک کی معاشی ترقی میں قدرتی ذرائع کو خصوصی اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ جن ممالک کی زمینیں زرخیز ہوں، جنگلات فراوانی میں ہوں۔ تیل، کوئلہ، لوہا، فولاد جیسی معدنیات دستیاب ہوں اور آبی قوت کے وسائل موجود ہوں وہ معاشی لحاظ سے جلد ترقی کر لیتے ہیں۔ جبکہ ان وسائل کی عدم موجودگی میں معاشی ترقی کی رفتار سست پڑ جاتی ہے۔

4- زرعی ترقی (Agricultural development): کسی ملک کی زرعی ترقی کا دارومدار اس کی زمین کی زرخیزی، آب و ہوا، بارش اور زمین کی ساخت وغیرہ پر ہوتا ہے۔ جس قدر زمین زیادہ زرخیز ہوگی آب و ہوا زرعی پیداوار کے لئے موزوں ہوگی اور بارش ضرورت کے مطابق ہوگی اسی قدر زرعی شعبہ کی کارکردگی بڑھے گی اور وہ ترقی کرے گا۔ جبکہ بنجر اور پتھریلی زمینوں کی پیداور کم ہوگی۔ لہذا شعبہ زراعت ترقی نہیں کر سکے گا۔

7- صنعتی ترقی (Industrial development): زرعی خام اشیاء کسی ملک کی صنعتی ترقی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں۔ کیونکہ بہت سی صنعتوں کا انحصار زرعی خام مال پر ہوتا ہے۔ مثلاً شوگر ملز کے لئے گنا، جننگ فیکٹری کے لئے خام کپاس اور خوردنی تیل کے لئے بیج وغیرہ زمین ہی سے حاصل کئے جاتے ہیں۔ لہٰذا جس قدر یہ اشیاء وافر مقدار میں موجود ہوں گی صنعتی شعبہ اسی قدر ترقی کرے گا۔ نیز لوہا، فولاد، کوئلہ، پٹرول وغیرہ بھی صنعتی ترقی کے لئے نہایت اہم معدنیات ہیں۔

6- ذرائع نقل و حمل (Means of transportation): ان ذرائع میں سڑکیں، ریلیں اور آبی راستے شامل ہیں جو کہ زمین پر ہی قائم ہیں۔ ان کی مدد سے خام مال، مزدوروں اور مصنوعات کی ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی سے نقل و حرکت ہوتی رہتی ہے۔ جو کہ معاشی ترقی کے لئے ضروری ہے۔ زمین کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے آخر میں ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ "یہ ہر انسانی فعل کے لئے جگہ فراہم کرتی ہے"

زمین کی پیداواری استعداد کو متاثر کرنے والے عوامل
(Factors Influencing the Productivity of Land)

زمین کی استعداد کار یا پیداواری استعداد سے مراد اس کی قوت پیداواری سے یعنی کسی قطعہ زمین سے زیادہ پیداوار حاصل ہوتی ہے یا کم۔ اگر زمین کے دو قطعات پر ایک جیسی محنت اور سرمائے کی اکائیاں لگائی جائیں تو جو قطعہ زیادہ پیداوار دے گا اس کی استعداد کار بلند ہوگی جبکہ کم پیداوار دینے والے قطعہ کی استعداد کار پست ہوگی۔ کسی قطعہ زمین کی پیداواری استعداد کا انحصار درج ذیل عناصر پر ہوتا ہے۔

1- قدرتی عناصر (Natural Factors): زمین کی قوت پیداواری کا کافی حد تک انحصار قدرتی عناصر پر ہوتا ہے۔ جن میں درج ذیل شامل ہیں۔

(i) طبعی خصوصیات: زمین کے بعض قطعات قدرتی طور پر زیادہ زرخیز اور ہموار ہوتے ہیں۔ جن کی استعداد کار بلند ہوتی ہے۔ جبکہ بعض علاقے بنجر، پتھریلے اور ریتلی زمینوں والے ہوتے ہیں جن کی زرخیزی کم ہونے کی وجہ سے پیداوار اور استعداد کار بھی پس ہوتی ہے۔ پاکستان میں صوبہ پنجاب اور سندھ کی زمینیں دیگر صوبوں کے مقابلہ میں زمین کی طبعی خصوصیات کی بنا پر زیادہ زرخیز ہیں۔

(ii) بارش: یہ بھی ایک قدرتی عطیہ ہے جس پر انسانی محنت اثر انداز نہیں ہوسکتی۔ جن علاقوں میں مصنوعی آب پاشی ممکن نہیں وہاں زراعت کا کلی انحصار بارش پر ہوتا ہے۔ جب بارش فصلوں کی ضرورت کے مطابق ہو تو پیداوار بڑھ جاتی ہے۔ ورنہ کم ہوتی ہے۔ لہٰذا زمین کی قوت پیدا آوری کا کافی حد تک انحصار بارش پر ہوتا ہے۔ پاکستان میں شمالی علاقوں میں بارش جنوبی علاقوں کے مقابلہ میں زیادہ ہوتی ہے۔

(iii) آب ہوا: دنیا کے بعض علاقوں کی آب و ہوا گرم اور بعض کی سرد ہے۔ جن علاقوں کی آب و ہوا فصلوں کے لئے موزوں ہو وہاں پیداوار زیادہ ہوتی ہے اور جن علاقوں کی آب و ہوا شدید ہو وہاں زمین کی پیداوار بھی بُری طرح متاثر ہوتی ہے اور استعداد کار کم ہو کر رہ جاتی ہے۔ پاکستان کے مختلف علاقوں کی آب و ہوا میں فرق پایا جاتا ہے۔

(iv) زمین کی ساخت: زمین کی ہموار اور چکنی ساخت چاول، کپاس اور گنے کی فصل کے لئے موزوں ہوتی ہے جیسا کہ پنجاب میں سیالکوٹ، گجرات، گوجرانوالہ، شیخوپورہ، فیصل آباد، لاہور اور ساہیوال کے اضلاع کی زمین ہے۔ جبکہ ریتلی زمین، چنے اور جو کی زیادہ پیداوار دیتی ہے۔ جیسا کہ تھل کے علاقے میں۔ لہٰذا اگر زمین کی ساخت کو مدنظر رکھ کر کاشت کی جائے تو پیداوار زیادہ ہوگی اور استعداد کار بلند ہو جائے گی۔

2- انسانی عناصر (Human Factors): زمین کی استعداد کار کا کافی حد تک انحصار انسان کی اپنی محنت اور کوششوں پر ہوتا ہے۔ انسانی کاوشوں سے بنجر اور غیر آباد زمینیں لہلہاتے کھیتوں میں تبدیل ہو سکتی ہیں اور وہ اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لا کر زمین کی قوت پیداواری میں اضافہ کر سکتا ہے۔ دوسری طرف انسان اپنی غفلت، کوتاہی اور سستی سے زرخیز زمینوں کو بے کار بنا دیتا ہے۔

3- کھاد اور بیج (Fertilizer and Seed): بہتر بیج کے انتخاب اور کیمیاوی کھادوں کے استعمال سے فی ایکڑ زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے جبکہ گھٹیا بیج استعمال کرنے اور عمدہ قسم کی کھاد استعمال نہ کرنے کی وجہ سے زمین کی پیداوار میں کمی ہو سکتی ہے۔

4- زمین پر استعمال شدہ سرمایہ (Capital Used on Land): زمین کی قوت پیداواری کا انحصار ان مشینوں اور آلات و اوزار پر ہوتا ہے جنہیں کاشتکاری کے لئے استعمال میں لایا جا رہا ہو اگر یہ آلات جدید ہوں مثلاً ٹریکٹر، ہارویسٹر، تھریشر، بلڈوزر، ٹیوب ویل وغیرہ تو پیداوار زیادہ ہوگی۔ جبکہ ہل و بیل کی معرفت دقیانوسی طریقوں سے کاشت کاری کی صورت میں زمین کی قوت پیداواری کم ہو جاتی ہے۔

5- ذرائع نقل و حمل (Means of Transport): ذرائع نقل و حمل بھی زمین کی قوت پیدا آوری پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اگر یہ مستعد اور سستے ہوں تو زرعی پیداوار کو کم لاگت پر منڈیوں تک پہنچایا جا سکتا ہے اور کاشتکار کھاد، آلات، بیج وغیرہ آسانی سے کھیتوں تک لا سکتے ہیں جس سے زمینوں کی استعداد کار بڑھ جاتی ہے۔ اگر یہ ذرائع ترقی یافتہ نہ ہوں تو پھر نقل و حمل کے ضمن میں بھاری اخراجات برداشت کرنے پڑتے ہیں۔ لہٰذا زمین کی استعداد کار پست ہو جاتی ہے۔

6- محل وقوع (Situational Factors): بعض زمینیں شہروں اور منڈیوں کے قریب واقع ہوتی ہیں جن کی پیداوار کو کم لاگت پر منڈیوں میں آسانی سے پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس طرح کاشتکار اپنی پیداوار کی زیادہ قیمت وصول کرتے ہیں اور ان کا منافع بڑھ جاتا ہے۔ اس کے برعکس جو زمینیں شہروں، منڈیوں اور بندرگاہوں سے دور دراز علاقوں میں واقع ہوتی ہیں ان کی پیداوار کی نقل و حمل پر خرچ بھی زیادہ آتا ہے اور بعض مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑتا ہے۔

7-ذرائع آب پاشی (Irrigation Facilities): بارش کے علاوہ کئی مصنوعی طریقوں سے آب پاشی کی جاتی ہے۔ جن میں نہریں، ٹیوب ویل، کنوئیں، کاریز وغیرہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ اگر یہ ذرائع بہتر ہوں گے تو زمین کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہو جائے گا جبکہ ان کی عدم موجودگی میں زمین کی قوت پیداواری کم ہو کر رہ جائے گی۔

8-قرضوں کی فراہمی (Credit Facilites): اگر بنک کاشتکاروں کو مناسب شرائط پر قرضہ فراہم کریں تو وہ عمدہ بیج، کیمیادی کھاد اور جدید آلات کاشتکاری حاصل کر سکتے ہیں جس سے زمین کی پیداوار اور استعداد کار بڑھ جاتی ہے اور اگر قرضہ کی سہولیات حاصل نہ ہوں تو بہتر طریقے سے کاشتکاری نہیں ہو سکتی جس سے زمین کی پیداوار اور استعداد کم ہو جاتی ہے۔

9-سیم وتھور (Water logging and Salinity): سیم اور تھور ایسے امراض ہیں جو کہ زمین کی پیداواری صلاحیت کو متاثر کرتے ہیں۔ سیم کی وجہ سے زیر زمین پانی، زمین کی سطح کے قریب بلکہ بعض اوقات تو سطح زمین کے اُوپر آ جاتا ہے۔ جس سے ہل چلانا اور فصل کاشت کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے جبکہ تھور کے نتیجہ میں سفید نمکیات زمین کی سطح کے اُوپر نمودار ہو جاتے ہیں۔ ان دونوں صورتوں میں زمین کی پیداواری صلاحیت کم ہو کر رہ جاتی ہے، اور فی ایکڑ پیداوار میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔

محنت (انسانی وسائل) (Labour)

محنت کا مفہوم (Concept of labour): عام طور پر محنت سے مراد جسمانی مشقت لی جاتی ہے۔ لیکن علم معاشیات میں محنت کا مفہوم مختلف ہے اور اس سے مراد انسان کی وہ ذہنی یا جسمانی کاوش لی جاتی ہے جس کے بدلے کوئی مادی معاوضہ ملے۔ محنت ذہنی بھی ہو سکتی ہے۔ جیسے استاد کا پڑھانا، جج کا فیصلہ کرنا اور وکیل کا مقدمہ لڑنا اور جسمانی بھی۔ مثلاً کاشتکار کا ہل چلانا، مزدور کا اینٹیں اٹھانا اور بڑھئی کا کرسی بنانا وغیرہ۔ اس شرط کے ساتھ کہ اس محنت کے بدلے انسان کو کوئی مادی معاوضہ ملے۔ یعنی روپے پیسے کی صورت میں یا اشیاء اور اجناس کی صورت میں۔ اگر کوئی شخص کوئی کام بغیر کسی معاوضے کے کرتا ہے تو یہ محنت نہیں ہوگی۔ محنت کے بدلے جو معاوضہ دیا جاتا ہے اسے اُجرت کہتے ہیں۔

پروفیسر مارشل لکھتے ہیں:

''محنت سے مراد وہ ذہنی یا جسمانی کاوش ہے جو جزوی یا کلی طور پر کسی ایسے مقصد کے لئے کی جائے جو اس لذت سے مختلف ہو جو اس کام کے کرنے میں براہ راست حاصل ہو۔''

پروفیسر استھم کے مطابق:

''محنت کی اصطلاح میں وہ تمام انسانی خدمات شامل ہوتی ہیں جن کے بدلے معاوضہ ادا کیا جائے یہ معاوضہ براہ راست اُجرت کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے یا کسی قابل خرید وفروخت شے کی صورت میں بھی۔''

بنیادی نکات (Basic key points)

اگر محنت کی بیان کردہ تعریفوں کا بغور جائزہ لیا جائے تو تین بنیادی باتیں واضح ہوتی ہیں۔

1-انسانی کاوش (Human efforts): صرف انسانی کوشش کو ہی محنت کے زمرے میں رکھا جا سکتا ہے۔ حیوانات کی مشقت اور مشینوں کا کام محنت کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔ یعنی بیل، گھوڑے، گدھے، اونٹ وغیرہ کا کام محنت نہیں کہلائے گا۔

2-ذہنی اور جسمانی کاوش (Mental and physical efforts): انسانی کاوش خواہ ذہنی نوعیت کی ہو یا جسمانی، جو معاوضے کی خاطر کی جائے محنت کہلاتی ہے۔ لہٰذا ایک مزدور، کاشت کار، لوہار، موچی، قلی کی جسمانی مشقت اور کسی استاد، جج، وکیل اور ڈاکٹر کی ذہنی کاوش محنت کہلاتی ہے۔

3-مادی معاوضہ (Material payment): جو کاوش کسی مادی معاوضے کے بغیر کی جائے وہ محنت میں شمار نہیں ہوتی۔ مثلاً کسی ماں کا اپنے بچوں کو پالنا، کسی استاد کا اپنے بچوں کو پڑھانا، شوقیہ کھیل کھیلنا، مشغلہ کے طور پر باغبانی یا پینٹنگ کرنا، وغیرہ محنت میں شمار نہیں ہوتا۔ لیکن اگر یہی کام معاوضے کی خاطر کئے جائیں مثلاً تنخواہ دار باورچی کھانا پکائے، پروفیسر کالج میں پڑھائے، کوئی کھلاڑی معاوضہ لے کر کھیلے یا کوئی شخص اپنی پینٹنگ کی قیمت وصول کرے تو یہ محنت بن جاتی ہے۔ نیز یہ کہ جو خدمات کوئی شخص اپنے آپ کو مہیا کرتا ہے۔ مثلاً اپنا جوتا پالش کرتا ہے۔ خود شیو بناتا ہے۔ اپنے کپڑے استری کرتا ہے بھی محنت نہیں ہوتی۔ کیونکہ ان کے بدلے معاوضہ نہیں ملتا۔

محنت کی اہمیت (Importance of Labour): کچھ ماہرین کے نزدیک محنت ہی سب سے اہم عامل پیدائش ہے۔ کیونکہ زمین اور سرمایہ انسانی محنت کے بغیر اشیاء اور خدمات کی پیدائش نہیں کر سکتے۔ اگرچہ زراعت، کان کنی اور ماہی گیری میں زمین (قدرتی عطیات) کا کردار نمایاں ہے۔ تاہم یہاں بھی محنت کے بغیر اشیاء کی پیداوار نہیں کی جا سکتی۔ زیادہ سے زیادہ خودرو جھاڑیاں ہی پیدا ہو سکتی ہیں۔ جہاں تک دستکاریوں اور صنعتوں کا تعلق ہے تو یہاں محنت کا کردار بہت اہم ہے۔ مزدوروں، کاریگروں انجینئروں کے بغیر مصنوعات کی تیاری کا کام مکمل ہو ہی نہیں سکتا۔ نیز سرکاری اور نیم سرکاری ادارے، دفاتر، بینک، بیمہ کمپنیاں، جہازراں کمپنیاں، ریلیں، بسیں اور کاروباری ادارے سب ہی محنت کے مرہون منت ہیں۔ اکثر ترقی یافتہ ممالک مثلاً امریکہ، جاپان، برطانیہ، مغربی جرمنی، فرانس وغیرہ کی قومی آمدنی کا تقریباً 75 فیصد مختلف لوگوں کی محنت سے ہی حاصل ہوتا ہے۔ کوئی بھی معاشرہ استاد، جج، وکیل، ڈاکٹر، انجینئر، کھیت مزدور وغیرہ کی خدمات کے بغیر پھل پھول نہیں سکتا۔

محنت کی خصوصیات (Characteristics of Labour): ایک عامل پیدائش کی حیثیت سے محنت میں درج ذیل خصوصیات پائی جاتی ہیں۔

1-محنت کو مزدور سے الگ نہیں کیا جا سکتا / (Labour cannot be separated from labourer): محنت کو مزدور کی ذات سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسا نہیں کہ ایک مزدور تو گھر بیٹھا رہے اور اس کی محنت سے کارخانے میں کام ہوتا رہے یا کاشتکار کسی درخت کے نیچے بیٹھ کر حقہ پیتا رہے اور اس کی محنت کھیتوں میں ہل چلاتی رہے۔ محنت صرف وہیں ہو گی جہاں مزدور خود موجود ہو گا۔

2-محنت کا ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا (Labour connot be stored): دیگر اشیاء کی طرح محنت کا ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا۔ مزدور جو وقت بے کاری میں گزار دیتا ہے وہ ہمیشہ کیلئے ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ اپنی ایک سال کی محنت کو اکٹھا کر لے اور پھر سال کے آخری دن استعمال میں لے آئے۔

3- محنت کم حرکت پذیر ہوتی ہے (less mobile): ہم مشینوں اور بے جان مادی اشیاء کو تو ایک جگہ سے دوسری جگہ یا ایک ملک سے دوسرے ملک میں آسانی سے بھیج سکتے ہیں مگر ایک انسان کو اس کی رضامندی کے بغیر ایک پیشے سے دوسرے پیشے میں یا ایک مقام سے دوسرے مقام تک بھیجنا ممکن نہیں ہوتا۔ اس کی وجہ انسان کے جذبات واحساسات، گھر اور وطن سے لگاؤ، دوسرے ممالک اور علاقوں کی زبان اور رسم ورواج کا فرق اور مذہبی رسومات ہو سکتی ہیں۔

4- مزدور کی سودابازی کی قوت کمزور ہوتی ہے (Weak bargaining power): چونکہ محنت کا ذخیرہ نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اس ڈر کی وجہ سے کہ اگر وہ بیکار رہا تو اس کی محنت ہمیشہ کے لئے ضائع ہو جائے گی۔ مجبوراً کم اُجرت قبول کر لیتا ہے اور آجر اس کی کمزور سودابازی کی قوت کا ناجائز فائدہ اٹھاتا ہے۔

5- غیر مستعمل محنت واپس نہیں آسکتی (Un-used labour is perished): اگر کوئی شخص کسی روز کام نہ کرے تو اس کی محنت ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتی ہے اور اسے پھر کبھی واپس نہیں لایا جا سکتا۔ جس طرح ندی کا بہتا ہوا پانی اور گزرا ہوا وقت واپس نہیں آسکتا اسی طرح کھوئی ہوئی محنت بھی ضائع ہو جاتی ہے اور دوبارہ استعمال میں نہیں آسکتی۔

6- استعدادِ کار میں فرق (Difference in efficiency): مزدوروں کی استعدادِ کار مختلف ہوتی ہے۔ بعض مزدور زیادہ ذہین، محنتی، مخلص، تعلیم یافتہ، تنومند اور مستعد ہوتے ہیں لہٰذا کم وقت میں بہتر نوعیت کی زیادہ اشیاء پیدا کر لیتے ہیں۔ جبکہ سست، کاہل اور جاہل مزدور کم مالیت اور مقدار کی پیداوار دیتے ہیں۔

7- مزدور اپنی ذات کی بجائے محنت فروخت کرتا ہے (Bargaining for labour only) :

مزدور اپنا جسم یا ذات کسی کا غلام نہیں بناتا بلکہ اپنی محنت کی سودابازی کرتا ہے اور اس کے بدلے معاوضہ پاتا ہے۔

8- محنت کی رسد غیر لچکدار ہوتی ہے (In-elastic supply): مزدوروں کی رسد میں فوری طور پر اضافہ یا کمی ممکن نہیں ہوتی۔ چونکہ مزدوروں کی دستیابی آبادی میں اضافہ کی مرہونِ منت ہوتی ہے۔ لہٰذا آبادی کو نہ تو یکدم بڑھایا جا سکتا ہے اور نہ ہی گھٹایا جا سکتا ہے۔ بلکہ بچوں کو کام کے قابل بنانے کے لئے ایک طویل عرصہ درکار ہوتا ہے۔ اسی طرح مخصوص پیشوں کے لئے ماہر مزدوروں کی رسد بڑھانے کے لئے ٹریننگ کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کے لئے کافی وقت چاہیے۔

9- معاوضے اور استعدادِ کار کا باہمی تعلق (Mutual relationship between wages and efficiency):

مزدوروں کے معاوضے اور استعدادِ کار میں گہرا تعلق پایا جاتا ہے۔ یعنی زیادہ استعدادِ کار والے مزدوروں کی بلند اُجرت ہوتی ہے اور اگر اُجرت بلند ہو تو مزدور کی استعدادِ کار میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح ایک میں کمی دوسرے میں کمی کا سبب بنتی ہے۔

10- مزدور کے مصارفِ پیدائش معلوم کرنا مشکل ہے (Difficult to find out the cost of labour):

مزدور کے بچپن سے لے کر کام کرنے کی عمر تک پہنچنے پر اس کی تعلیم، ٹریننگ اور پرورش پر جو رقوم خرچ ہوتی ہیں۔ ان کا شمار کرنا مشکل ہوتا ہے۔ لہٰذا عام اشیاء کی طرح مزدور کے مصارفِ پیدائش کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔

محنت کی پیداواری صلاحیت کو متاثر کرنے والے عوامل
(Factors affecting Productivity of Labour)

محنت کی قوت پیداواری سے مراد مزدوروں کی قوت کارکردگی یا استعداد کار ہے۔ جب کسی ایک مزدور کی استعداد کار کا موازنہ دوسرے کی کارکردگی سے کیا جاتا ہے تو درج ذیل امور پیش نظر رکھے جاتے ہیں۔

(i) کام کی رفتار (Speed of work): جس مزدور کی کام کرنے کی رفتار تیز ہوگی وہ کم قیمت میں شے زیادہ مقدار میں پیدا کر لے گا۔ اس طرح اس کی پیداواری صلاحیت اس مزدور سے زیادہ ہوگی جو زیادہ وقت میں شے کو کم مقدار میں پیدا کرتا ہے۔

(ii) خام مال کا استعمال (Utilization of raw material): جو مزدور خام مال کو لاپرواہی سے استعمال کر کے ضائع کر رہا ہو اور اشیاء کو کم مقدار میں تیار کر لے اس کی قوت پیداواری اس مزدور سے کم ہوگی جو خام مال کا کفایت شعاری سے استعمال کر کے اشیاء کی زیادہ مقدار پیدا کرے۔

(iii) اشیا کا معیار (Quality of the product): غیر معیاری اور ناقص اشیاء کی بجائے اعلیٰ معیار کی اشیاء پیدا کرنے والے مزدور کی استعداد کار بلند ہوتی ہے۔

(iv) لاگت پیدائش (Cost of production): جو مزدور شے کو کم لاگت پر تیار کرے گا اس کی قوت پیداواری اس مزدور سے زیادہ ہوگی جو اسی قسم کی شے کو زیادہ لاگت پر تیار کرے گا۔ محنت کی پیداواری صلاحیت کا انحصار درج ذیل عوامل پر ہوتا ہے۔

1- مزدوروں کی جسمانی صحت (Physical health of labourers): صحت مند اور توانا مزدور کی استعداد کار ایک کمزور اور بیمار مزدور سے زیادہ ہوتی ہے۔
مزدوروں کی صحت اور توانائی کا دارومدار نسلی خصوصیات، مزدوروں کو میسر آنے والی طبی سہولتوں اور خوراک کی فراہمی پر ہوتا ہے۔ بعض نسلیں زیادہ توانا، ثابت قدم اور باصلاحیت ہوتی ہیں۔ نیز صحت و صفائی کی سہولتیں اور غذائیت سے بھر پور غذا سے بھی قوت پیداواری بڑھتی ہے۔

2- ذہنی صلاحیت Mental ability: مزدوروں کی کارکردگی کا انحصار ان کی ذہنی صلاحیت اور دماغی قابلیت پر بھی ہوتا ہے۔ دور جدید میں اشیاء کی تیاری کے لئے نہایت حساس اور پیچیدہ مشینیں استعمال کی جاتی ہیں۔ جن پر ذہین مزدور بہتر طریقے سے کام کر سکتے ہیں۔ اس کے برعکس کند ذہن اور کاہل مزدور ان سے صحیح طور پر استفادہ نہیں کر سکتے اور اس طرح ان کی استعداد کار پست رہتی ہے۔

3- اخلاق و عادات (Moral values): دیانتدار، نیک، سنجیدہ اور مخلص مزدور جانفشانی اور لگن سے کام کرتے ہیں اور وقت ضائع نہیں کرتے۔ لہٰذا ان کی استعداد کار بلند ہوتی ہے۔ اس کے برعکس بے ایمان، کام چور اور جھوٹے مزدور ذرا ذرا سی بات پر لڑائی جھگڑے پر اتر آتے ہیں اور حیلے بہانوں سے وقت ضائع کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے ان کی استعداد کار پست ہوتی ہے۔

4- کام کے حالات (Nature of work): کارخانوں اور دیگر پیداواری یونٹوں میں کام کرنے کا ماحول بھی مزدور کی صحت، اخلاق اور عادات کو متاثر کرتا ہے جس کا اثر ان کی استعداد کار پر پڑتا ہے۔
ان جگہوں پر مناسب روشنی، ہوا صفائی اور دیگر سہولتوں کی فراہمی سے مزدوروں کی پیداواری صلاحیت بڑھ جاتی ہے جبکہ

کارخانوں میں ہوا، پانی، روشنی اور صفائی کا مناسب انتظام نہ ہونے کی صورت میں مزدوروں کی صحت پر بُرا اثر پڑتا ہے۔ لہٰذا ان کی استعدادکار پست ہو جاتی ہے۔

5- کام کے اوقات (Work hours): کام کے طویل اوقات کار کی صورت میں مزدور تھک جاتے ہیں۔ انہیں مناسب آرام نہیں ملتا جس سے ان کی قوت کارکردگی بُری طرح متاثر ہوتی ہے۔ اس کے برعکس اوقات کار میں تخفیف سے مزدوروں کو مناسب آرام کرنے کا موقع مل جاتا ہے جس سے ان کی استعدادکار بلند ہو جاتی ہے۔

6- ترقی کے مواقع (Promotion opportunities): جب مزدوروں کو ترقی کے زیادہ مواقع میسر ہوں گے تو وہ دل لگا کر کام کریں گے اور ان کی پیداواری صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ اس کے برعکس اگر انہیں یہ معلوم ہو کہ ان کے لئے ترقی کی راہیں محدود ہیں تو وہ کام میں زیادہ دلچسپی نہیں لیں گے اور ان کی استعدادکار پست ہو کر رہ جائے گی۔

7- تعلیم و تربیت (Education and Training): عام تعلیم معلومات میں اضافہ، شعور کی پختگی او زود فہمی جیسی صفات پیدا کر کے مزدوروں کی استعدادکار بڑھاتی ہے جبکہ فنی تعلیم و تربیت سے وہ اپنے کام کو اچھی طرح سمجھ لیتے ہیں اور اس میں مہارت پیدا کر کے قوت پیداواری بڑھا لیتے ہیں۔ چنانچہ یہ دیکھا گیا ہے کہ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ مزدور ان پڑھ اور غیر تربیت یافتہ مزدوروں کے مقابلہ میں بلند استعدادکار کا مظاہر کرتے ہیں۔ پاکستان کے زیادہ تر مزدور ان پڑھ اور غیر تربیت یافتہ ہیں۔ اس لئے ان کی استعدادکار بھی پست ہے۔

8- مزدور مالک تعلقات (Employee and Employer relationship): اگر مزدور اور مالک کے تعلقات خوشگوار ہوں تو ایک دوسرے کا عزت و احترام بڑھ جاتا ہے۔ مزدور نیک نیتی سے جی لگا کر کام کرتے ہیں اور زیادہ پیداوار دیتے ہیں۔ اس کے برعکس اگر یہ تعلقات اچھے نہ ہوں تو غلط فہمیوں کی بنا پر ایک دوسرے کو نیچا دکھانے کی کوشش جاری رہتی ہے جس سے مزدوروں کی استعدادکار بُری طرح متاثر ہوتی ہے۔

9- موسمی حالات (Weather conditions): ہر ملک کا موسم اور آب و ہوا بھی مزدوروں کی استعدادکار پر اثر انداز ہوتی ہے۔ سخت گرم اور سخت سرد خشک آب و ہوا والے علاقوں میں مزدور زیادہ دیر تک اور زیادہ مستعدی سے کام نہیں کر سکتے۔ جبکہ معتدل علاقوں والے مزدور زیادہ مستعد ہوتے ہیں اور زیادہ دیر تک کام بھی کر سکتے ہیں۔ اس طرح ان کی قوت پیداواری زیادہ ہوتی ہے۔ آب و ہوا کے فرق کی وجہ سے پاکستانی مزدوروں کی استعدادکار برطانیہ، امریکہ اور جاپان کے مزدور سے کم ہوتی ہے۔

10- تقسیم کار (Division of labour): تقسیم کار کی وجہ سے کام مختلف حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ اس طرح مزدور کو بار بار ایک ہی قسم کا کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ جس سے وہ مہارت حاصل کر لیتا ہے اور اس کی استعدادکار بڑھ جاتی ہے۔

11- روزگار کا عارضی یا مستقل ہونا (Employment Permanant or Temporary): مستقل روزگار کی صورت میں مزدور کو تحفظ ملتا ہے جس سے اس کی استعدادکار بڑھتی ہے۔ جبکہ عارضی روزگار کی صورت میں اسے کسی بھی وقت ملازمت سے نکالے جانے کا خدشہ لاحق رہتا ہے۔ اس لئے وہ دل لگا کر کام نہیں کرتا اور اس کی پیداواری صلاحیت پست رہتی ہے۔

12- اُجرتوں کا معیار (Level of wages): اگر مزدور کو اس کا صحیح معاوضہ بروقت مل جائے تو اسے اشیائے خورد و نوش ضرورت کے مطابق دستیاب ہوتی ہیں جس سے اس کی صحت ٹھیک رہتی ہے

اور استعداد کار بلند ہوتی ہے۔اس کے برعکس اگر اُجرت کم ہو اور اس کی وصولی بھی وقت پر نہ ہو تو مزدور کا کام کرنے کا جذبہ سرد پڑ جاتا ہے۔جس سے اس کی قوت پیداواری بُری طرح متاثر ہوتی ہے۔

13-اجرتوں کا مصرف(Use of wages): اگر مزدور اپنی اُجرت کو بہتر خوراک،لباس اور رہائش پر خرچ کرے تو اس کی صحت کا معیار اور استعداد کار بلند ہوتی ہے،اور اگر وہ اپنی آمدنی کا بڑا حصہ شراب نوشی،جوا بازی،تمباکو نوشی اور دیگر مضر صحت اشیاء پر ضائع کر دے تو اس کی استعداد کار پست ہو جاتی ہے۔

14-دیگر عاملین کی نوعیت(Nature of other factors): مزدوروں کو دیگر عاملین پیدائش زمین،سرمایہ اور تنظیم سے مل کر کام کرنا پڑتا ہے۔اگر یہ عوامل مستعد اور زیادہ بار آور ہوں تو مزدوروں کی استعداد کار بھی بلند ہو جاتی ہے۔مثلاً اگر مشینیں جدید قسم کی ہوں،زمین زرخیز ہو اور آجر تنظیمی قابلیت کا مظاہر کریں تو مزدوروں کی قوت پیداواری بھی بڑھ جائے گی۔پاکستان میں مزدوروں کی پست استعداد کار کی ایک بڑی وجہ آجروں میں اعلیٰ تنظیمی قابلیت کا فقدان ہے۔

15-خاندان اور نسل(Family background): مزدوروں کا خاندان اور نسل ان کی کارکردگی پر گہرے اثرات مرتب کرتے ہیں۔بعض نسلیں فطری طور پر زیادہ جفاکش،نڈر اور محنتی ہوتی ہیں جبکہ بعض سست اور کاہل۔

16-سیاسی حالات(Political conditions): اگر سیاسی حالات مستحکم اور ملک میں امن و امان ہو تو حکومت مزدوروں کی فلاح و بہبود پر توجہ دے سکے گی اور ان کی استعداد کار بہتر ہو گی جبکہ غیر مستحکم اور ناموافق سیاسی فضا مزدوروں کی استعداد کار پر منفی اثرات مرتب کرتی ہے۔

نقل پذیری/حرکت پذیری
(Mobility)

یہ ایک فنی اصطلاح ہے۔جس سے مراد یہ ہے کہ محنت یا مزدور کا ایک پیشے سے دوسرے پیشے،ایک مقام سے دوسرے مقام یا ایک درجے سے دوسرے درجے پر منتقل ہو جانا ہے۔

پروفیسر نیون (Nevin) محنت کی نقل پذیری یا حرکت پذیری مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

نقل پذیری کی اقسام:

1-جغرافیائی نقل پذیری(Geographical Mobility): اس سے مراد ایک مزدور کا بہتر معاوضہ کی خاطر ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہونا ہے۔

مثلاً ایک پاکستانی مزدور کا بہتر معاضہ کی خاطر دوبئی یا سعودی عرب منتقل ہو جانا ہے۔

2-پیشہ وارانہ نقل پذیری(Occupaional Mobility): اس سے مراد ایک مزدور کا بہتر معاوضے اور آسانی شرائط کار کی خاطر ایک پیشہ کو چھوڑ کر کوئی دوسرا پیشہ اپنا لینا ہے۔مثال کے طور پر ایک پروفیسر کا نوکری چھوڑ کر اپنا کاروبار کر لینا پیشہ وارانہ نقل پذیری کہلاتی ہے۔

3-افقی/متوازن نقل پذیری: کسی مزدور کا ایک پیشہ کو چھوڑ کر دوسرے پیشے کو اپنا لینا اس کی اجرت اور عہدہ میں کوئی فرق نہ آئے افقی یا متوازن نقل پذیری کہلاتی ہے۔

4- عمودی نقل پذیری: اسے راسی نقل پذیری بھی کہا جاتا ہے اس سے مراد ایک مزدور کا نچلے درجے سے او نچلے درجے پر منتقل ہونا ہے۔ مثال کے طور پر ایک کلرک کا تعلیمی قابلیت کی بنا پر لیکچرار بن جانا ہے۔

5- معاشرتی/سماجی نقل پذیری: اس سے مراد معاشرے میں رہنے والے ایک غریب شخص کا اپنی محنت یا تعلیمی قابلیت کی بناء پر اعلیٰ عہدے یا مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک نوکر یا چپڑاسی کے بیٹے کا تعلیم حاصل کر کے ڈاکٹر یا انجینئر بن جاتا ہے۔

مالتھس کا نظریہ آبادی
(Malthusian Theory of Population)

دور حاضر میں آبادی کے بڑھتے ہوئے طوفانوں کو کنٹرول کرنے کے لئے برطانیہ کے ایک مشہور معیشت دان مالتھس نے 1803ء میں اپنی آبادی کے اصول پر مقالہ "An essay on the principal of population" نامی ایک کتاب شائع کی۔ مالتھس کے دور میں جب انگلستان میں صنعتی انقلاب آیا تو بہت سے افراد بے روزگاری کا شکار ہو گئے۔ کیونکہ اس وقت مشینوں نے مزدوروں کی جگہ لے لی تھی۔ نتیجہ کے طور پر مزدور بے روزگار ہوتے چلے گئے اور غربت کے منحوس چکر میں دھنستے چلے گئے۔ کیونکہ اس وقت یہ بھی خیال پیدا ہو گیا کہ تھا کہ انگلستان کی آبادی اس کے وسائل سے زیادہ ہو گئی ہے۔ لہذا مالتھس نے اس مسئلہ کا حل کرنے لئے یورپ کے مختلف مما لک کا دورہ کیا۔ اور حالات اور واقعات کا جائزہ لینے کے بعد اپنے خیالات کا اظہار اپنی کتاب میں کیا۔

مالتھس کے نظریہ آبادی کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا: "مالتھس کے مطابق یہ ایک قدرتی امر ہے کہ خوراک سلسلہ حسابیہ (Arthmatic Ratio) (1 , 2 , 3 ....) یعنی کم رفتار سے بڑھتی ہے۔ جبکہ آبادی سلسلہ ہندسیہ (Geomatric Ratio) یعنی (2 , 4 , 6 , ...) دوگنا تیز رفتار سے بڑھتی ہے۔ لہذا بڑھتی ہوئی اس آبادی پر اگر کنٹرول نہ کیا تو غربت اور افلاس کا شکار ہو جائیں گے۔

مالتھس کے نظریہ آبادی کے اہم نکات:

1- آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے جبکہ اس کے مقابلے میں زمین کی رسد معین ہونے کی وجہ سے وسائل محدود ہیں۔
2- آبادی میں اضافہ سلسلہ ہندسیہ (1, 2 , 4, 8, 16 , ...) کے حساب سے ہو رہا ہے۔
3- خوراک کے وسائل سلسلہ حسابیہ (1 , 2 , 3 , 4 , ...) یعنی کم رفتار سے بڑھ رہے ہیں۔ اگر بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول نہ کیا گیا تو آئندہ پچیس سالوں میں آبادی دگنا ہو جائے گی۔
4- یہ ایک قدرتی عمل ہے عورت اور مرد میں جنسی کشش پائی جاتی ہے۔
5- آبادی اور وسائل کے درمیان تناسب قائم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ آبادی کو قدرتی اور مصنوعی طریقوں سے روکا جائے۔

قدرتی طریقہ: میں قدرتی آفات وغیرہ ہیں کیونکہ جب آبادی کو مصنوعی طریقے سے نہ روکا جائے تو قدرتی آفات جیسے زلزلہ، سیلاب، طوفان وغیرہ انسانی آبادی کو کم کر کے خوراک کے تناسب کے برابر کر دیتے ہیں۔

مصنوعی طریقہ: اس طریقے کا تعلق انسان کے اپنے اختیار میں موجود ذرائع سے ہے جیسے کہ آبادی کو کنٹرول کرنے کے

لیے نفس پر کنٹرول، بچوں کی پیدائش میں وقفہ کے لیے خاندانی منصوبہ بندی کے اقدامات، شادی دیر سے کرنا اور چھوٹی عمر میں شادی نہ کرنا وغیرہ شامل ہیں۔

6- مالتھس کے مطابق اگر بڑھتی ہوئی آبادی پر کنٹرول نہ کیا گیا تو پھر قدرت انتقام لیتی ہے۔ یعنی قدرتی آفات کی وجہ سے آبادی کنٹرول ہو جاتی ہے۔

7- خوراک کی پیداوار قانون تقلیل حاصل کے تحت ہوتی ہے لہٰذا خوراک کی پیداوار کو بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورت کے مطابق نہیں بڑھایا جاسکتا۔

مالتھس کے نظریہ آبادی پر تنقید:

1- تاریخی ثبوت کا فقدان: مالتھس نے اپنے نظریہ کو بیان کرتے ہوئے یہ نتیجہ اخذ کیا تھا انسانی آبادی آئندہ پچیس سالوں میں دگنا ہو جائے گی۔ اس بات کا تاریخی ثبوت کہیں نہیں ملتا لیکن آج کے اس دور میں آبادی میں کئی گنا اضافہ کے ساتھ ساتھ جدید ٹیکنالوجی کی وجہ سے لوگوں کا معیار زندگی بھی بلند ہوتا چلا جارہا ہے۔

2- حسابی فارمولے کا غلط ہونا: اگرچہ مالتھس ایک معیشت دان ہونے کے ساتھ ساتھ ایک ریاضی دان بھی تھا اس کے حسابی فارمولے کے مطابق یہ بات درست ہے کہ آبادی کی شرح افزائش خوراک کی شرح افزائش سے زیادہ ہے۔ لیکن اس فارمولے کو قطعی شکل دے کر یہ کہنا کہ آبادی سلسلہ ہندسیہ اور وسائل سلسلہ حسابیہ کے مطابق بڑھتے ہیں، غلط ہے۔

3- مایوس کن پیشگوئی: مالتھس کے نظریہ کے مطابق کی گئی پیشن گوئی مایوس کن ہے کہ آبادی میں مسلسل اضافہ کی بدولت انسان کا مستقبل تاریک ہے۔ مگر انسان سائنس اور جدید ٹیکنالوجی کی بدولت زندگی کے ہر میدان میں ترقی کر رہا ہے۔ جس سے یہ نظریہ غلط ثابت ہوتا ہے۔

4- غلط تناسب: مالتھس نے اپنے نظریہ میں آبادی کا موازنہ خوراک کے وسائل کے کیا ہے۔ جس کو بڑھایا نہیں جاسکتا۔ حالانکہ فنی ترقی اور سائنس ایجادات کی بدولت زرعی اشیاء میں اچھی کھاد، اچھا بیج اور کاشت کاری کے جدید آلات استعمال کر کے زرعی پیداوار کو بڑھایا جارہا ہے۔ لہذا مالتھس کا اس نظریہ آبادی پر قانون تقلیل حاصل کا اطلاق نہیں ہوتا۔

5- صنعتی انقلاب کا غلط اندازہ: مالتھس نے اپنے نظریہ میں یہ بتایا کہ صنعتی انقلاب کی وجہ سے لاکھوں مزدور مشینوں کی وجہ سے بے روزگار ہو گئے۔ حالانکہ دور حاضر میں امریکہ، روس، فرانس اور پاکستان جیسے ترقی پذیر ملک میں جدید مشینوں اور ٹیکنالوجی کی وجہ سے لاکھوں من فاضل خوراک پیدا ہوتی ہے۔ جس کے نتیجہ نظریہ آبادی غلط ثابت ہوا ہے۔

مالتھس کے نظریہ آبادی کا پاکستان پر اطلاق:

1- پاکستان میں محدود وسائل کے پیش نظر آبادی میں بتدریج اضافہ ہوتا چلا جارہا ہے۔ جس کے نتیجہ میں پاکستان میں 22 سالون میں آبادی دوگنا ہو چکی ہے۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان پر مالتھس کےنظریہ آبادی کا اطلاق ہوتا ہے۔

2- پاکستان میں شرح افزائش زیادہ ہے جبکہ شرح اموات کم ہے تو اس طرح سے پاکستان میں آبادی کے بڑھنے کا یہ رجحان مالتھس کے نظریہ آبادی کی ترجمانی کرتا ہے۔

3- کمانے والی آبادی کا تناسب کھانے والی آبادی سے کم ہے جس کی وجہ سے لوگ معاشی طور پر پسماندہ ہیں۔

4- بے روزگاری دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ زرعی شعبہ میں مخفی بے روزگاری کا تناسب بڑھتا چلا جا رہا ہے جو کہ مالتھس کے نظریہ آبادی کی ترجمانی کرتا ہے۔

5- قومی آمدنی میں کمی کی وجہ سے فی کس آمدنی بہت کم ہے۔۔ جس کی وجہ سے لوگوں کا معیار زندگی پست ہے۔

6- پاکستان میں قدرتی آفات کی بدولت لوگ مرتے چلے جا رہے ہیں۔

7- پاکستان میں آبادی کی نسبت خوراک کی قلت ہے لہذا ہر سال بیرون ملک سے خوراک منگوانا پڑتی ہے۔

8- سیاسی عدم استحکام کی بدولت ملکی سطح پر منصوبے نامکمل رہتے ہیں جس کی وجہ سے زرعی شعبہ کے ساتھ ساتھ صنعتی شعبہ بھی ترقی نہیں کر رہا ہے۔

مذکورہ بالا بحث سے ہم باآسانی نتیجہ اخذ کر سکتے ہیں کہ مالتھس کا نظریہ آبادی کا اطلاق پاکستان کے حالات پر لاگو ہو رہا ہے۔

سرمایہ Capital

سرمایہ کی تعریف (Definition of Capital): عام طور پر سرمائے سے مراد زر نقد یا بینکوں میں جمع شدہ رقوم لی جاتی ہیں۔ جبکہ کسی کاروباری شخص کے نزدیک اس کا کارخانہ، آلات و اوزار، خام مال اور دفتری ساز و سامان وغیرہ اس کا سرمایہ ہوتا ہے۔

لیکن علم معاشیات میں سرمائے کا مفہوم اس سے مختلف ہے، اور اس سے مراد دولت کا وہ حصہ لیا جاتا ہے جو مزید دولت پیدا کرنے یا آمدنی بڑھانے کے لئے استعمال میں لایا جائے۔ مثلاً عمارات، مشینیں، آلات و اوزار، خام مال، سڑکیں، ریلیں، بحری جہاز، ہوائی اڈے، بجلی گھر وغیرہ۔

یہ بات یاد رکھنی چاہئے کہ اشیائے سرمایہ براہ راست تسکین کا باعث نہیں بنتیں بلکہ یہ دوسری اشیاء و خدمات کی پیدائش میں مددگار بنتی ہیں۔ نیز یہ کہ وہی اشیاء سرمایہ میں شامل ہوتی ہیں جو مزید آمدنی حاصل کرنے کے لئے نئی حالت میں خریدی جائیں۔ اگر ایک پرانی کار خرید کر بطور ٹیکسی چلائی جائے تو معاشی نقطہ نظر سے یہ سرمایہ میں شمار نہیں ہوگی۔ اس طرح اگر ایک پرانا مکان خرید کر اسے کرایہ پر دے دیا جائے تو بھی قومی سطح پر یہ سرمایہ میں شامل نہیں ہوگا۔ ایسی اشیاء ذاتی آمدنی کا سبب تو بنتی ہیں لیکن ملکی دولت میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

سرمائے کے مفہوم کے ضمن میں یہ بات بھی ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ ایسی دولت جو محض خواہشات کی تسکین کا باعث بنتی ہے اور ذریعہ آمدنی نہیں ہوتی اسے سرمایہ نہیں کہا جا سکتا۔ مثلاً اگر کوئی شخص ذاتی استعمال کے لئے کار خریدے تو یہ سرمایہ نہیں لیکن اگر آمدنی حاصل کرنے کے لئے اس کار کو بطور ٹیکسی چلائے تو یہ سرمایہ ہوگی۔ لہٰذا کسی شے کے استعمال کے پیش نظر کہا جا سکتا ہے کہ وہ سرمایہ کی صف میں آتی ہے یا نہیں۔

سرمایہ کی چند تعریفیں درج ذیل ہیں۔

ایڈم سمتھ کے خیال میں "سرمایہ کسی شخص کی دولت کا وہ حصہ ہے جس سے مزید آمدنی حاصل ہو۔"

الفرڈ مارشل لکھتے ہیں "وہ تمام جمع شدہ دولت جو ایک عامل پیدائش کی حیثیت سے استعمال میں آئے سرمایہ کہلاتی ہے۔"

سٹونیئر اور ہیگ (Stonier and Hague) سرمائے کی تعریف ان الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔

"سرمائے کی اصطلاح ان سب وسائل پیدائش کو بیان کرنے کے لئے استعمال کی جاتی ہے جنہیں انسانوں نے دانستہ طور پر اس لئے بنایا ہو کہ وہ مستقبل میں جاری رکھنے کے لئے انہیں استعمال کر سکیں۔"

ریکارڈو کا کہنا ہے کہ "سرمایہ کسی ملک کی دولت کا وہ حصہ ہے جو پیدائش دولت کی غرض سے صرف کیا جائے۔"

اگر ہم سرمائے کو بحیثیت ایک عامل پیدائش کے لیں تو اس کی درج ذیل تعریف سب سے بہتر ہے۔

''سرمائے سے مراد قدرتی عطیات کے علاوہ وہ اشیاء ہیں جو عمل پیدائش میں مدد بہم پہنچاتی ہیں۔''

سرمائے کی خصوصیات

1- سرمایہ دولت کا ایک حصہ ہوتا ہے۔
2- سرمایہ دولت کا وہ حصہ ہوتا ہے جس سے مزید دولت یا آمدنی حاصل ہو سکے۔
3- سرمایہ دولت کا وہ حصہ ہوتا ہے جس سے مزید آمدنی حاصل کرنے کے لئے اشیاء نئی حالت میں خریدی جائیں۔

سرمائے کی اقسام (Forms of Capital)

سرمائے کی اقسام کا جائزہ درج ذیل صورتوں میں لیا جاتا ہے۔

1- ملکیت کے اعتبار سے:

(الف) قومی سرمایہ یا اجتماعی سرمایہ (Public Capital): سرمائے کی وہ اشیاء جو اجتماعی طور پر کسی قوم، معاشرے یا ملک کی ملکیت میں ہوں قومی سرمایہ یا اجتماعی سرمایہ (Public Capital) کہلاتی ہیں۔ مثلاً ریلیں، سڑکیں، نہریں، ہسپتال، بجلی گھر وغیرہ۔

(ب) نجی سرمایہ (Private Capital): ایسا سرمایہ جو نجی طور پر افراد یا کاروباری اداروں کی ملکیت میں ہو نجی یا شخصی سرمایہ کہلاتا ہے۔ مثلاً کاشتکار کا ہل، درزی کی سلائی مشین، سرگودھا ٹیکسٹائل ملز، مالکان کا نجی سرمایہ ہے۔

2- جغرافیائی اعتبار سے:

(الف) ملکی سرمایہ (Domestic Capital): ایسا سرمایہ جو کسی ملک کے رہنے والے افراد کی اپنی بچتوں سے وجود میں آئے ملکی سرمایہ کہلاتا ہے۔

(ب) غیر ملکی سرمایہ (Foreign Capital): غیر ملکی سرمایہ سے مراد غیر ممالک کے باشندوں کی بچتیں ہیں جو کہ دوسرے ممالک کی معاشی ترقی کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہیں پسماندہ ممالک کی معاشی ترقی کے لئے غیر ملکی سرمایہ اہم کردار ادا کرتا ہے۔

3- استعمال کی نوعیت کے اعتبار سے:

(الف) جامد سرمایہ (Sunk Capital): جب سرمائے کو کسی مخصوص استعمال کے لئے ایک خاص شکل دے دی جائے اور اسے آسانی سے دوسری شکل میں یا زر میں نہ بدلا جا سکے اسے جامد سرمایہ کہتے ہیں۔ مثلاً سڑکوں، پلوں، نہروں، ڈیموں کی تعمیر میں لگایا ہوا سرمایہ۔

(ب) متحرک سرمایہ (Floating Capital): ایسا سرمایہ جس نے کوئی مخصوص شکل اختیار نہ کی ہو اور ضرورت کے وقت آسانی سے اسے دوسری شکل یا زر میں تبدیل کیا جا سکے متحرک سرمایہ یا سیال سرمایہ (Liquid Capital) کہلاتا ہے۔ مثلاً بانڈز، سرکاری کفالتیں مشترکہ سرمایہ کی کمپنیوں کے حصص وغیرہ میں لگایا گیا سرمایہ۔

4۔ پائیداری کے اعتبار سے:

(الف) قائم سرمایہ (Fixed Capital): ایسا سرمایہ جو پائیدار نوعیت اور مستقل حیثیت کا حامل ہو اور عمل پیدائش میں بار بار استعمال ہو سکے قائم سرمایہ کہلاتا ہے۔ مثلاً مشینیں، آلات و اوزار، کارخانہ کی عمارت، کاشتکار کا ہل وغیرہ۔

(ب) دائری سرمایہ (Circulating Capital): ایسی اشیائے سرمایہ جو صرف ایک ہی بار استعمال ہونے سے اپنی افادیت کھو بیٹھیں دائری سرمایہ کہلاتی ہیں۔ مثلاً کپڑے میں استعمال ہونے والا دھاگہ، جوتے میں استعمال ہونے والا چمڑا، نیز کاغذ، لکڑی وغیرہ۔

5۔ ادائیگی کے اعتبار سے

(الف) امدادی سرمایہ (Auxiliary Capital): وہ سرمایہ جو عمل پیدائش میں مزدور کی مدد کرے، امدادی سرمایہ کہلاتا ہے۔ مثلاً مشینیں آلات و اوزار وغیرہ۔

(ب) اُجرتی سرمایہ (Remunerative Capital): سرمائے کا وہ حصہ جو مزدوروں کو اُجرتیں اور دیگر معاوضے ادا کرنے کے لئے استعمال میں لایا جائے اُجرتی سرمایہ کہلاتا ہے۔ مثلاً زر نقد وغیرہ۔

6۔ نوعیت کے اعتبار سے

(الف) مادی سرمایہ (Material Capital): سرمائے کی وہ اشیاء جو مادی شکل میں پائی جائیں مادی سرمایہ کہلاتی ہیں۔

(ب) غیر مادی سرمایہ یا انسانی سرمایہ (Non-material Capital or Human Capital):

کسی شخص کی مہارت، قابلیت، علم یا فن کو بھی بعض لوگ سرمائے کا نام دیتے ہیں کیونکہ یہ بھی آمدنی کا ذریعہ بنتے ہیں مثلاً کسی گلوکار کی آواز، سرجن کی مہارت وغیرہ۔

(ب) محفوظ سرمایہ (Security Capital): محفوظ سرمایہ ایسے قرضے کو کہا جاتا ہے جس کے بدلے کوئی قیمتی جائیداد بطور ضمانت یا رہن رکھی گئی ہو۔

7۔ خصوصیت کے اعتبار سے:

(الف) زری سرمایہ (Money Capital): کسی کاروباری ادارے کے پاس نقد روپیہ یا بنکوں کی امانتوں کی صورت میں سرمایہ ہوتا ہے اسے زری سرمایہ کہا جاتا ہے۔

(ب) جائیدادی سرمایہ (Property Capital): جو سرمایہ ملکیت کی دستاویزات کی صورت میں ہوا سے جائیدادی سرمایہ کہتے ہیں۔ مثلاً بانڈز، مشترکہ سرمائے کی کمپنی کے حصص وغیرہ۔

8- پیداوار میں اضافہ کے اعتبار سے:

(الف) پیداواری سرمایہ (Productive Capital): یہ وہ سرمایہ ہوتا ہے جو مزید اشیاء پیدا کرنے اور پیداوار بڑھانے میں مدد دیتا ہے۔ مثلاً مشینری، آلات و اوزار وغیرہ۔

(ب) صرفی سرمایہ (Consumptive Capital): ایسی اشیائے سرمایہ جو آمدنی میں اضافہ کا سبب تو بنتی ہیں لیکن پیداوار میں اضافہ کا باعث نہیں بنتیں صرفی سرمایہ کہلاتا ہے۔ مثلاً کرائے پر دی جانے والی سائیکل، ٹیکسی، وڈیو فلمز وغیرہ۔

یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ سرمائے کی جو اقسام بیان کی گئی ہیں ان میں سرمائے کو بحیثیت عامل پیدائش ہی نہیں لیا گیا بلکہ عام زندگی میں سرمائے کا جو مفہوم ہے اسے بھی پیش نظر رکھا گیا ہے۔ کیونکہ اگر گہری نظر سے دیکھا جائے تو بعض اقسام کو سرمایہ کی صف میں شامل نہیں کیا جا سکتا۔

سرمائے کی اہمیت (Importance of Capital)

دور جدید کی معاشی زندگی میں سرمائے کی اہمیت بہت زیادہ بڑھ گئی ہے جیسے دوران خون سے انسانی زندگی رواں دواں ہے بالکل اسی طرح جدید صنعتی نظام کا عمل پیدائش، سرمائے کے بل بوتے پر چل رہا ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ درج ذیل باتوں سے لگایا جا سکتا ہے۔

1- قدرتی ذرائع سے استفادہ (Utilization of natural resources): سرمائے کے بغیر قدرتی ذرائع تک رسائی اور ان سے استفادہ ممکن نہیں۔ معدنی کانوں تک پہنچنے اور معدنی وسائل کو ڈھونڈھ نکالنے کے لئے، دریاؤں پر بند باندھنے اور نہروں کی کھدائی کے لئے، جنگلات سے لکڑی شہروں تک لانے کے لئے اور زمینوں کا سینہ چیر کر لہلہاتی فصلیں تیار کرنے کے لئے۔ غرض زندگی کے ہر شعبہ میں سرمائے کی ضرورت پیش آتی ہے اور اس کے بغیر اشیاء کی پیدائش نہیں کی جا سکتی۔

2- پیمانہ کبیر کے فوائد (Economies of large scale production): اشیاء کو بڑے پیمانے پر پیدا کرنے کا عمل صرف سرمایہ کی وجہ سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کروڑوں افراد کی اشیائے ضرورت کی پیدائش کے لئے جدید مشینیں اور آلات سرمائے کی مدد ہی سے خریدے جا سکتے ہیں اور پیمانہ کبیر کے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ ترقی یافتہ ممالک مثلاً امریکہ، برطانیہ، جرمنی، جاپان وغیرہ میں جو بہت بڑی مقدار میں اشیاء پیدا ہو رہی ہیں وہ سرمائے ہی کی مرہون منت ہیں۔

3- معاشی ترقی (Economic development): اگرچہ کوئی ایک شے کسی ایک ہی عامل کی انفرادی کوششوں سے پیدا نہیں کی جا سکتی کیونکہ عمل پیدائش میں تمام عاملین کا اشتراک ضروری ہے۔ تاہم آج کل کے نظام پیدائش میں سرمائے کو بہت زیادہ اہمیت حاصل ہو گئی ہے کیونکہ اس کی بدولت انسان نے زندگی کے ہر شعبہ میں انقلاب برپا کر دیا ہے۔ کسی ملک کی معاشی حالت کا اندازہ بھی اس میں موجود سرمائے کی مقدار کے پیش نظر لگایا جا سکتا ہے۔ جس ملک میں سرمایہ وافر مقدار میں موجود ہو وہ معاشی لحاظ سے ترقی یافتہ ہوتا ہے جبکہ سرمائے کی قلت والا ملک معاشی مسائل سے دوچار رہتا ہے۔

4۔ بلند معیار زندگی (High standard of living): سرمائے کی فراوانی سے عوام کا معیار زندگی بلند ہو جاتا ہے۔ انسانوں کو سہولیات اور آسائشیات میسر آتی ہیں اور وہ آرام دہ اور پُر لطف زندگی گزار سکتے ہیں۔

5۔ مزدوروں کی استعدادِ کار میں اضافہ (Increase in the efficiency of labour): انسانی محنت کے ساتھ جب مشینوں اور آلات کی شکل میں سرمایہ شامل ہو جاتا ہے تو محنت کی استعدادِ کار میں کئی گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ زمین خواہ کتنی ہی زرخیز ہو اور مزدور خواہ کتنے ہی ماہر ہوں جب تک انہیں مناسب آلات اور مشینیں میسر نہیں آئیں گی وہ زیادہ اشیاء پیدا نہیں کر سکتے۔ زرخیز زمین کو مزدور اپنے ناخنوں سے تو کھودنے اور کاشت کرنے سے رہے اس کے لئے انہیں آلات و اوزار درکار ہوتے ہیں چاہے وہ پُرانے اور سادہ ہوں یا جدید۔

6۔ مصارف پیدائش میں کمی (Decrease in the cost of production): سرمائے کی مدد سے پیدا کردہ اشیاء کی لاگت پیدائش کم ہو جاتی ہے۔ تقسیم کار کی وجہ سے عمل پیدائش تیز ہو جاتا ہے۔ بہتر کوالٹی کی اشیاء کم وقت میں تیار کی جا سکتی ہے لہٰذا فی اکائی لاگت کم ہو جاتی ہے۔

7۔ تخصیص کار کا اصول (Division of labour (specialization)): سرمایہ کی بدولت کاروبار کو وسیع کر کے تخصیص کار کا اصول اپنایا جا سکتا ہے جس کے نتیجہ میں کام مختلف حصوں میں بٹ جاتا ہے۔ کارکنوں کو جب ایک ہی جگہ بار بار ایک ہی قسم کا کام کرنا پڑتا ہے تو اس میں مہارت اور چابکدستی پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا کم وقت میں زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکتی ہے۔

8۔ ایجادات اور دریافتیں (Inventions and discoveries): سرمایہ کی مدد سے ریسرچ اور تحقیق کا عمل جاری رکھا جا سکتا ہے جس کے نتیجہ میں ایجادات جنم لیتی ہیں نیز جدت، تنوع اور دریافتوں کی وجہ سے پیداوار کے کم خرچ والے نئے طریقے اپنائے جا سکتے ہیں۔

9۔ اشیاء کا بہتر معیار (Improvement in the quality of product): سرمائے کی بدولت جدید اور آٹومیٹک مشینوں کا استعمال ممکن ہوتا ہے جس سے تیار کردہ اشیاء کا معیار بہتر ہوتا ہے۔ نیز دلکش پیکنگ اور ڈیزائن اپنا کر منڈی کو وسیع کیا جا سکتا ہے۔

پس ہم کہہ سکتے ہیں کہ آج کل سرمائے کے بغیر معاشی ترقی کا حصول ناممکن نظر آتا ہے۔ خاص طور پر صنعتی دنیا میں اس کے بغیر اشیاء کی پیداوار کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا اور کسی معیشت کے پھلنے پھولنے کے لئے سرمایہ سازی کی رفتار تیز تر کرنا ضروری ہے۔

سرمایہ کی پیداواری استعداد کو متاثر کرنے والے عوامل
(Factors influencing the Productivity of Capital)

سرمائے کی قوت پیداواری سے مراد سرمائے کی استعدادِ کار ہے۔ اگر سرمائے کی مدد سے زیادہ مقدار میں پیداوار حاصل ہو تو اس کی استعدادِ کار بلند ہوتی ہے اور اگر کم پیداوار حاصل ہو تو استعدادِ کار پست ہوگی۔ سرمائے کی قوت پیداواری کا انحصار درج ذیل عوامل پر ہوتا ہے۔

1۔ دیگر عاملین پیدائش سے اشتراک (Combination with other factors): سرمائے کی پیداواری استعداد کا انحصار اس بات پر ہوتا ہے کہ اس کا اشتراک دیگر عاملین کے ساتھ کس مقدار اور تناسب سے ہے۔ اگر یہ اشتراک بہترین ہو تو سرمائے کی پیداواری قوت

زیادہ ہوگی اور اگر باقی عوامل بہت زیادہ یا بہت کم مقدار میں لگائے جائیں تو سرمائے کی استعداد کار پست ہو جاتی ہے۔ مثلاً دو ایکڑ زمین کاشت کرنے کے لئے ایک ٹریکٹر خرید لیا جائے تو زمین کی مقدار سرمائے کے مقابلہ میں بہت کم ہونے کی وجہ سے سرمائے کی استعداد نہایت پست ہوگی۔

2- مزدوروں کی تعلیم و تربیت(Trained and skilled labour): سرمایاتی اثاثوں کی قوت پیداواری کا انحصار انہیں استعمال میں لانے والے مزدوروں کی ذہانت، قابلیت، تعلیم و تربیت اور تجربے پر ہوتا ہے۔ اگر کسی نازک اور حساس مشین کو کسی غیر تربیت یافتہ اور لاپرواہ مزدور کے سپرد کر دیا جائے تو اس کی استعداد کار پست ہو جائے گی اور اگر اس پر کسی ماہر، ذمہ دار اور تربیت یافتہ مزدور کو لگا دیا جائے تو وہ مشین کو بہتر طور پر چلا سکے گا اور اس کی پیداواری استعداد زیادہ ہوگی۔

3- خام مال کی نوعیت اور استعمال(Quality and use of raw material): سرمایہ کی استعداد کار کا انحصار اس خام مال پر بھی ہوتا ہے جو اشیاء کی تیاری کے لئے استعمال میں آتا ہے۔ اگر خام مال بہتر ہوگا تو اعلیٰ کوالٹی کی اشیاء تیار ہوں گی جبکہ گھٹیا خام مواد کو صاف کرنے میں ہی کافی وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ لہٰذا مشینوں کی استعداد پست ہوگی۔ مثلاً اگر کپڑا تیار کرنے کے لئے گھٹیا قسم کا دھاگہ استعمال کیا جائے تو کپڑا بننے کی مشین کی استعداد کار کم ہوگی۔ نیز یہ کہ خام مال کی پیداواری صلاحیت کا انحصار اس کے استعمال پر بھی ہوتا ہے۔ اگر بہتر استعمال کے بعد اس کے بچے کھچے مواد سے ضمنی اشیاء تیار کر لی جائیں تو اس سرمایہ کی استعداد کار بلند ہوگی۔ مثلاً کپڑا تیار کرنے کے بعد جو گھٹیا قسم کا دھاگہ بچ جاتا ہے اگر اس سے دریاں تیار کر لی جائیں تو خام مال ضائع نہیں ہوگا اور اس کی استعداد کار بلند ہوگی۔

4- مشینری اور آلات پیدائش(Use of machines and tools): کسی مشین کی استعداد کا انحصار اس بات پر بھی ہوتا ہے کہ وہ کس حد تک پرانی ہے یا جدید ترین ماڈل کی ہے۔ جس قدر مشینیں اور آلات و اوزار جدید اور ترقی یافتہ ہوں گے اسی قدر ان کی استعداد زیادہ ہوگی۔ اس کے برعکس اگر آلات پیدائش قدیم طرز کے ہوں گے اور مشینیں پرانی ہوں گی تو کم پیداوار دینے کی وجہ سے ان کی قوت پیداواری پست ہوگی۔

5- سرمائے کی موزونیت(Proper use of capital): اگر سرمایہ جس کام کے لئے استعمال کیا جا رہا ہو اس کے لئے موزوں ہوگا تو اس کی استعداد کار بلند ہوگی ورنہ اس کی قوت پیداواری پست ہو کر رہ جائے گی۔ مثلاً اگر کسی سنار کا ترازو گندم تولنے کے لئے یا موٹر گاڑیوں کی ورکشاپ کے آلات گھڑیاں ٹھیک کرنے کے لئے استعمال میں لائے جائیں تو ان کا استعمال غیر مناسب ہوگا اور استعداد کار پست ہوگی۔

6- سرمائے کی حرکت پذیری(Mobility of capital): سرمائے کی حرکت پذیری بھی اس کی قوت پیداواری پر اثر انداز ہوتی ہے۔ حرکت پذیری کے آسان ہونے سے سرمایہ بہتر استعمالات اور موزوں مقامات پر پہنچ جاتا ہے جس سے اس کی استعداد کار بلند ہو جاتی ہے۔

7- تجربہ و تحقیق(Research and Training): اگر آجر اپنے طور پر آلات پیدائش اور عمل پیدائش کی اصلاح کے لئے تجربہ اور تحقیق کے کاموں پر توجہ دیں اور ملک میں تجربہ گاہیں موجود ہوں تو مشینوں کے استعمال کے بہتر اور زیادہ پیداآور طریقے دریافت ہو سکتے ہیں جس سے اس کی استعداد کار بلند ہو جاتی ہے۔

8- مرمت گاہوں کا قیام(Workshops and repair centres): اگر مشینوں کی خرابی اور ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کے لئے مناسب مرمت گاہیں موجود ہوں تو وقت ضائع کئے بغیر ان کی مرمت ہو سکے گی اور چالو حالت میں رہنے کی صورت میں ان کی پیداآوری بڑھ جائے گی۔

9- آجرانہ قابلیت(Entrepreneural ability): سرمائے کی استعداد کار کا کافی حد تک انحصار آجر کی اپنی قابلیت، ذہانت اور کاروباری تجربہ پر ہوتا ہے۔ اگر ناظم تجربہ کار، محنتی اور ذہین ہو تو سرمایہ کی استعداد کار بڑھ جاتی ہے جبکہ ناتجربہ کار، کند ذہن اور کاہل آجر سرمایہ کی پست استعداد کار کا سبب بنتا ہے۔

10- ذرائع حمل و نقل(Means of Transportation): اگر ملک میں آمدورفت کے ذرائع ترقی یافتہ ہوں تو سرمایہ کی حرکت پذیری میں اضافہ ہونے سے اس کی استعداد کار بڑھ جاتی ہے۔ اس کے برعکس حالات میں سرمائے کی استعداد کار پست ہو کر رہ جاتی ہے۔

تشکیل سرمایہ اور اس کے ذرائع
(Capital formation and it's resources)

تشکیل سرمایہ کا مفہوم(Concept of capital formation): تشکیل سرمایہ سے مراد کسی خاص عرصہ کے دوران مقدار سرمایہ میں اضافہ کر کے اسے پیداواری کاموں میں استعمال کرنا ہے۔ پروفیسر ڈلرڈ کے مطابق سرمایہ کاری سے مراد ہے حقیقی اثاثوں میں اضافہ کرنا یعنی نئے کارخانے قائم کرنا۔ نئی عمارات تعمیر کرنا، نئے بیراج بنانا وغیرہ۔ غرض کہ جب سرمائے کو پیداواری مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے تو اسے سرمایہ کاری کہتے ہیں اور سرمایہ کاری کے اس عمل سے سرمایہ کی تشکیل ہوتی ہے۔ جسے سرمایہ اندوزی بھی کہتے ہیں۔

کسی ملک میں تشکیل سرمایہ کے لئے تین باتوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔

1- لوگوں کی بچتوں میں اضافہ کیا جائے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ لوگوں کا عام ضروریات زندگی پر صرفی خرچ کم کیا جائے اور رقوم بچا کر حقیقی طور پر سرمایہ کاری کے لئے استعمال کی جائیں۔
2- ملک میں اس قسم کے مالی ادارے موجود ہوں جو کہ لوگوں کی بچائی ہوئی رقوم کو پیداواری مقاصد کے لئے استعمال کر سکیں۔
3- ملک میں سرمایہ کاری کی ترغیب اتنی زیادہ ہو کہ سرمایہ خود بخود سرمایہ کاری کی طرف منتقل ہوتا جائے تاکہ اشیائے سرمایہ کی مقدار میں اضافہ ہو اور ملک میں معاشی ترقی کی رفتار تیز ہو۔

تشکیل سرمایہ کے لئے ضروری ہے کہ افراد اپنی حاصل کردہ آمدنیوں کا مناسب حصہ بچا لیں تاکہ اسے اشیائے سرمایہ مثلاً مشینوں، آلات واوزار، فاضل پرزوں، صنعتی خام مال، عمارتوں، کارخانوں، بجلی گھروں، بیراجوں، نقل و حمل کی سہولتوں وغیرہ پر خرچ کیا جا سکے۔ اس قسم کے اخراجات کو "مادی سرمایہ سازی" کا نام دیا جاتا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر سنگر اور کزنٹ کے مطابق جو رقوم لوگوں کو تعلیمی سہولیات فراہم کرنے، مثلاً فنی تربیت، تحقیق اور ٹریننگ کے کاموں پر خرچ کی جائیں اسے "غیر مادی تشکیل سرمایہ" کہا جاتا ہے۔

ماہرین کا کہنا ہے کہ جس طرح انسانی جسم کی نشوونما کے لئے خون کی گردش ضروری ہے اس طرح معاشی ترقی کے لئے سرمائے کی گردش بھی انتہائی ضروری ہے۔

تشکیل سرمایہ کے اندرونی ذرائع میں انفرادی، نجی، کاروباری اور قومی بچتوں کے علاوہ ٹیکس، دفینے، قرضے اور خسارے کی سرمایہ کاری(Deficit financing) شامل ہیں جبکہ
بیرونی ذرائع میں درج ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

1- غیر ملکی امداد اور قرضے Foreign aid and loans

-2 غیر ملکی سرمایہ کاری Foreign Investment
-3 کم ضروری درآمدات میں کمی Decrease in less important imports
-4 غیر ملکی ترسیلات زر Foreign Remittances

پاکستان میں تشکیل سرمایہ کے مسائل
(Problems of Capital formation in Pakistan)

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے جس کی معیشت کا زیادہ انحصار زرعی شعبہ پر ہے جو کہ ابھی تک پسماندگی کا شکار ہے۔ لہٰذا لوگوں کی فی کس آمدنیاں قلیل ہیں۔ بچتوں کا تناسب کم ہے۔ بینکاری نظام ابھی پوری طرح جدید خطوط پر استوار نہیں ہو سکا۔ پھر خواندگی کا تناسب تقریباً 53 فیصد ہے۔ لہٰذا جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے لوگ زیادہ تر رقوم دفینوں کی شکل میں اپنے پاس رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ ٹیکسوں کی بھرمار ہے۔ غیر ملکی قرضوں کا بوجھ بھی بہت زیادہ ہے اور برآمدات کے مقابلہ میں درآمدات کی مالیت زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے ادائیگیوں کا توازن زیادہ تر غیر موافق رہتا ہے۔ ان تمام امور کے پیش نظر تشکیل سرمایہ کی رفتار نہایت سست ہے۔ جس کا جائزہ درج ذیل سطور میں لیا جاتا ہے۔

پاکستان میں تشکیل سرمایہ کی سست روی کے اسباب
Causes of Low Rate of Capital Formation in Pakistan

جہاں تک پاکستان کی معیشت کا تعلق ہے اس میں تشکیل سرمایہ کی رفتار نہایت سست رہی ہے جس کی اہم وجوہات درج ذیل ہیں۔

-1 خام قومی پیداوار (GDP) کا بمشکل 15 فیصد حصہ بچا کر سرمایہ کاری کے کاموں میں لایا جاتا ہے جبکہ ترقی یافتہ ممالک میں بچتوں کا تناسب 20 فیصد سے بھی زائد ہے۔
-2 بچائی ہوئی رقومات خاص طور پر دیہی علاقوں میں دفینوں کی شکل میں رکھی جاتی ہیں۔
-3 سونے اور چاندی کو زیورات کی شکل میں رکھنے کا رواج ہے۔
-4 سرمائے۔ پیداوار کی نسبت بلند ہے۔
-5 منظم اور مستحکم مالی اداروں کی کمی ہے۔
-6 بازار زر اور بازار سرمایہ غیر منظم ہے۔
-7 منڈیوں کے نامکمل ہونے کی وجہ سے عاملین زیادہ حرکت پذیر نہیں ہیں۔
-8 ناظمانہ اور آجرانہ صلاحیتوں کی کمی ہے۔
-9 جدید ٹیکنالوجی کا استعمال محدود ہے۔
-10 بنیادی تحتی ڈھانچہ "Infra structure" کمزور ہے۔
-11 وسائل پر آبادی کا دباؤ زیادہ ہے اور موثر آبادی کا تناسب کم ہے۔
-12 افراط زر کی وجہ سے لوگوں کی قوت خرید کم ہے۔ لہٰذا بچت کرنے کی استعداد پست ہے۔
-13 ٹیکسوں کا بوجھ زیادہ ہونے کی وجہ سے خالص آمدنیاں کم ہیں۔
-14 اثر نمائش (Demonstration effect) کی وجہ سے فضول رسومات کو اپنایا جاتا ہے لہٰذا دولت کا صرف بے جا ہوتا ہے۔

پاکستان میں تشکیل سرمایہ کی رفتار تیز تر کرنے کے طریقے
(Measures to accelerate Capital formation in Pakistan)

1- بچتوں میں اضافہ (Increase in savings): بچت سے مراد آمدنی کا وہ حصہ لیا جاتا ہے جسے ضروریات زندگی پر خرچ نہ کیا جائے بلکہ پس انداز کرلیا جائے۔ اس کا دارومدار بچت کرنے کے ارادے اور قوت پر ہوتا ہے۔ بچتیں انفرادی بھی ہوتی ہیں، سرکاری بھی اور کاروباری بھی۔ پاکستان میں قومی بچتوں کا تناسب تقریباً 15% ہے جو کہ پست ہے۔ لہٰذا بچتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے ضروری ہے کہ:

(ا) بازارِ زر کو منظم بنایا جائے تاکہ حصص، بانڈز اور کفالتوں کی خرید و فروخت عام حالات میں ہوتی رہے اور ان کی قیمتوں میں زیادہ اُتار چڑھاؤ واقع نہ ہو۔

(ب) بینکوں، بیمہ کمپنیوں اور دیگر مالی اداروں کو مستحکم بنایا جائے اور ان کی ترقی کے لئے ممکن اقدام کیے جائیں تاکہ لوگوں کو زیادہ رقوم بچانے کی ترغیب مل سکے۔

(ج) بچتوں کی حوصلہ افزائی کے لئے بچت سکیموں پر عمل کرنے کی ضرورت پر زور دیا جائے۔ یعنی انعامی بانڈز سکیم، ڈاک خانہ کے سیونگ سرٹیفکیٹ، ڈیفنس سیونگ سرٹیفکیٹ وغیرہ کو مقبول بنایا جائے۔

(د) سرمایہ کاری کو پُرکشش بنایا جائے اور ایسے کاموں میں روپیہ لگایا جائے جن سے مختلف شعبوں کی پیداواری صلاحیت بڑھ سکے اور جو قومی نقطۂ نظر سے زیادہ اہم ہوں۔

(ر) دولت اور آمدنی کی تقسیم کو مساویانہ بنا کر بھی بچتوں کی حوصلہ افزائی کی جاسکتی ہے کیونکہ امیر اپنی دولت کا بیشتر حصہ یا تو نمود و نمائش اور سماجی وقار کی خاطر خرچ کر دیتے ہیں یا پھر اپنا سرمایہ بیرون ملک منتقل کر لیتے ہیں تاکہ غیر یقینی حالات میں ملک سے باہر فرار ہوسکیں۔ جبکہ غریب اپنی بنیادی ضروریات بھی حاصل نہیں کر پاتے۔ لہٰذا دولت کو مساویانہ بنا کر متوسط طبقہ جنم لے سکتا ہے جو کہ معیشت کی مضبوطی اور استحکام کا سبب بنتا ہے۔

2- دفینوں کا استعمال (Utilization of Hoarding): پاکستان کی آبادی کا 3/4 حصہ دیہات میں رہائش پذیر ہے اور کل آبادی کا 53 فیصد خواندہ ہے۔ لہٰذا جاہل اور ان پڑھ ہونے نیز دیہی علاقوں میں بینکوں کی محدود سہولیات کے پیش نظر لوگ اپنی پس انداز کی ہوئی رقومات کو دفینوں کی شکل میں رکھتے ہیں۔ پھر سماجی وقار کی خاطر اور رسم و رواج کے عادی ہونے کی وجہ سے سونے چاندی کو زیورات کی صورت میں بھی رکھا جاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق قومی آمدنی کا تقریباً 3 فیصد دفینوں کی صورت میں پڑا رہتا ہے۔ چونکہ یہ روپیہ پیداواری کاموں میں نہیں لگایا جاسکتا لہٰذا اس طریقہ سے رقوم بچانا قومی نقطۂ نظر سے فائدہ مند نہیں ہوتا۔ ایسی رقوم کو سرمایہ سازی کے لئے استعمال کی خاطر ضروری ہے کہ دیہی علاقوں میں بینکوں کی سہولیات بڑھائی جائیں۔ سرمایہ کاری کے منافع بخش طریقے متعارف کروائے جائیں اور بینکوں کے کھاتوں میں جمع شدہ رقوم پر خاطر خواہ منافع دیا جائے۔

3- ٹیکسوں کے ذریعے (Through Taxes): اگر اختیاری بچتوں اور دفینوں سے وافر مقدار میں رقومات میسر نہ آئیں تو تشکیل سرمایہ کے لئے حکومت بالواسطہ یا بلاواسطہ ٹیکسوں کے ذریعے بھی کچھ رقوم حاصل کر لیتی ہے۔ اس مقصد کے لئے یا تو سابقہ ٹیکسوں کی شرح میں اضافہ کیا جاتا ہے یا پھر بعض نئے ٹیکس عائد کیے جاتے ہیں۔ لیکن ٹیکس عائد کرتے وقت اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ نجی سرمایہ کاری متاثر نہ ہو اور نہ ہی ٹیکسوں کا بوجھ اتنا

زیادہ ہو کہ لوگ برداشت ہی نہ کر سکیں۔ اس ضمن میں ٹیکس اکٹھا کرنے والا عملہ دیانت دار، مخلص اور مستعد ہونا چاہیے نیز لوگوں کو ٹیکس چوری کرنے کی عادت بھی نہیں ہونی چاہیے۔

4- قرضوں کے ذریعے (Through loans): حکومت عوام اور مالی اداروں سے قرض لے کر بھی سرمایہ سازی کی رفتار تیز کر سکتی ہے۔ اس ضمن میں اس بات کا بطور خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ایسے قرضوں میں نجی سرمایہ کاری میں آنے والی رقوم شامل نہ ہوں کیونکہ ایسی صورت میں نجی سرمایہ کاری کے متاثر ہونے کا خطرہ لاحق ہوتا ہے۔

5- نوٹ چھاپ کر (Through deficit Financing): تمام روایتی ذرائع سے ضرورت کے مطابق سرمایہ فراہم نہ ہو سکے تو حکومت مرکزی بینک سے قرضہ حاصل کر لیتی ہے۔ مرکزی بینک اس مقصد کے لئے بغیر گارنٹی کے نوٹ چھاپ دیتا ہے جسے ''تمویل خاسر'' یا ''خسارے کی سرمایہ کاری'' کہا جاتا ہے، لیکن اس عمل سے افراط زر پیدا ہو جاتا ہے اور قیمتوں میں اضافے کا سلسلہ چل نکلتا ہے، جس پر کنٹرول حکومت کے اختیار میں بھی نہیں رہتا۔ لہٰذا اس ضمن میں مناسب احتیاط ضروری ہے تاکہ معاشی استحکام متاثر نہ ہو۔

6- فالتو جمعیت محنت کو استعمال میں لا کر (Utilization of Surplus labour): ہمارا زرعی شعبہ 20 فیصد تک مخفی بیروزگاری کا شکار ہے۔ لہٰذا ان ''نیم بے روزگار'' افراد کو روزگار دلا کر سرمایہ سازی کے کام کو تقویت پہنچائی جا سکتی ہے۔ لوگوں کو فلاح و بہبود کے کاموں میں لگایا جا سکتا ہے۔ موسمی صنعتوں میں کام کرنے والے افراد بھی ان کاموں میں حصہ لے سکتے ہیں۔ پاکستان میں دیگر کاموں کے علاوہ کھالوں کی اصلاح کے کام سے ایک طرف تو فالتو افراد کی قوت سے استفادہ کیا گیا ہے جبکہ دوسری طرف پانی کا ضیاع بھی کم ہوا ہے۔ اس سے پیداوار میں اضافہ ہوگا جبکہ افراط زر کا کوئی خطرہ نہیں۔

7- غیر ملکی امداد اور قرضے (Foreign aid and loans): حکومت پاکستان نے سرمایہ سازی کے لئے غیر ملکی امداد اور قرضے حاصل کر رکھے ہیں۔ یہ امداد اور قرضے اس نے کنسورشیم کے ذرائع۔ نان کنسورشیم ذرائع، اوپیک کے ذرائع اور دیگر کئی بین الاقوامی مالی اداروں سے حاصل کئے ہیں اور ضرورت پڑنے پر وہ ان پر مزید انحصار کر سکتی ہے، لیکن اس ضمن میں اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیے کہ ایسی امداد اور قرضے مشروط نوعیت کے نہ ہوں اور ان پر سیاسی رنگ نہ چڑھا ہوا ہو۔ پھر شرح سود بھی زیادہ نہ ہو۔

8- غیر ملکی سرمایہ کاری (Foreign Investment): پاکستان میں سرمایہ سازی کو بڑھانے کی خاطر بعض غیر ممالک اور بین الاقوامی ایجنسیوں نے بھی روپیہ لگایا ہے اور ہنر مند افراد کی خدمات بھی فراہم کی ہیں۔

9- درآمدات کم کر کے (Decrease in imports): سرمایہ سازی کی رفتار تیز کرنے کے تمام اقدامات کو پیش نظر رکھ کر یہ بات واضح ہے کہ صرف وہی سرمایہ صحیح معنوں میں معاشی ترقی میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے جو عوام کی بچتوں سے حاصل ہو۔ اس لئے عوام کو زیادہ سے زیادہ بچتوں کی ترغیب دینی چاہیے تاکہ قومی ترقیاتی منصوبوں کے لئے ملکی سرمایہ زیادہ مقدار میں فراہم ہو سکے اور بیرونی ذرائع پر انحصار کم کیا جا سکے۔

تنظیم (آجر) (Organization)

مفہوم (Concept): اگر تمام عاملین پیدائش الگ الگ بکھرے ہوئے ہوں تو وہ اشیاء اور خدمات کی زیادہ مقدار پیدا نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ایک ایسی ہستی کی ضرورت ہوتی ہے جو انہیں یکجا کر کے پیداواری عمل میں لائے۔ پس تنظیم یا آجر ایسی ہستی ہوتی ہے جو کاروبار کی بنیاد ڈالتی ہے۔ دیگر عاملین کو کام پر لگاتی ہے۔ خدمات اور اشیاء پیدا کر کے ان کے فروخت کے انتظامات کرتی ہے۔ نقل و حمل اور نشر و اشاعت کے اخراجات برداشت کرتی ہے۔ دیگر عوامل کو ان کا معاوضہ ادا کرنے کے بعد اگر کچھ بچ جائے تو اس کا منافع ہوتا ہے ورنہ اسے نقصان بھی اٹھانا پڑتا ہے۔ آجر فردِ واحد بھی ہو سکتا ہے اور زیادہ افراد بھی۔ پروفیسر نی ون (Nevin) لکھتے ہیں۔

''آجر ایسے فرد یا افراد کو کہتے ہیں جو دیگر عاملین پیدائش زمین، محنت اور سرمائے میں ایک منظم رابطہ پیدا کرتا ہے اور یہ فیصلہ کرتا ہے کہ ہر عامل پیدائش کی کتنی مقدار لگائی جائے اور ان کی مدد سے کوئی شے کتنی مقدار میں پیدا کی جائے۔'' ایک ماہر معاشیات کے مطابق ''ایک آجر کی مثال ایک کاروباری جہاز کے کپتان کی سی ہے جو جہاز کو سمندر کی موجوں اور طوفانوں سے بچاتا ہوا کامیابی سے ساحل تک سلامتی سے لے آئے۔''

آجر اور مزدور میں فرق: آجر اور مزدور میں درج ذیل باتوں کا فرق ہوتا ہے۔

1- مزدور کی اُجرت پہلے سے طے شدہ اور مقرر ہوتی ہے لیکن آجر کا منافع مقرر نہیں ہوتا۔ اگر قسمت اس کا ساتھ دے تو وہ بہت زیادہ منافع کما لیتا ہے اور اگر قسمت ساتھ نہ دے تو اسے نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

2- مزدور کا معاوضہ کم تو ہو سکتا ہے لیکن صفر یا منفی نہیں ہو سکتا۔ لیکن ایک آجر کو جب نقصان ہوتا ہے تو اس کا معاوضہ منفی ہو جاتا ہے اور جب وہ صرف مصارف پیدائش ہی پورے کر رہا ہو تو اس کا معاوضہ صفر ہو جاتا ہے۔

3- مزدور کی اُجرت یقینی ہوتی ہے جبکہ آجر کا منافع غیر یقینی ہوتا ہے۔

ان وجوہات کی بنا پر آجر کو محنت سے الگ عامل پیدائش کا درجہ دیا گیا ہے۔

آجر اور سرمایہ دار میں فرق: درج ذیل وجوہات کی بنا پر آجر اور سرمایہ دار دو مختلف عوامل قرار دیئے جاتے ہیں۔

1- سرمایہ دار کاروبار کے لئے صرف سرمایہ فراہم کرتا ہے جس کے بدلے ایک خاص شرح سے سود وصول کرتا ہے جبکہ آجر کاروبار کا ذمہ دار اور مالک ہوتا ہے۔

2- سرمایہ دار کو مقرر شرح سے سود کی وصولی یقینی ہوتی ہے جبکہ آجر غیر یقینی حالات کا سامنا کرتا ہے اور بعض اوقات اسے نقصان بھی برداشت کرنا پڑتا ہے۔

3- سرمایہ دار کو سود اس لئے ادا کیا جاتا ہے کہ وہ سرمایہ فراہم کرتا ہے جبکہ آجر کو منافع اس لئے ملتا ہے کہ وہ کاروبار کے خطرات کا سامنا کرتا ہے اور نقصان و نفع کی ذمہ داری قبول کرتا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

آجر کا کردار یا فرائض (Role of Entrepreneur)

دورِ جدید میں عمل پیدائش کافی پیچیدہ ہو کر رہ گیا ہے، جس میں آجر کے کردار کا جائزہ اس کے درج ذیل فرائض کے پیش نظر لیا جاسکتا ہے۔

1۔ کاروبار کی بنیاد ڈالنا (Plan prepration): کسی آجر کا سب سے اہم فرض یہ ہوتا ہے کہ کسی کاروبار کا خاکہ تیار کرے اور یہ فیصلہ کرے کہ وہ کون سی اشیاء پیدا کرے، کتنی مقدار میں پیدا کرے، کس جگہ پیدا کرے اور کن طریقوں کی مدد سے پیدا کرے۔

آجر عام طور پر وہ شے پیدا کرنے کا فیصلہ کرتا ہے، جس کی طلب اور قیمت زیادہ ہونے کا امکان ہو اور اسے فروخت کرنے سے زیادہ منافع حاصل ہو سکے۔ کسی کاروبار میں داخل ہونے سے قبل آجر منافع کے علاوہ کاروبار سے دلچسپی، ذہنی رجحان اور کاروباری تجربے کا بھی خیال رکھتا ہے اور اپنی مہارت، تجربے اور پسند کے پیش نظر کاروبار کا انتخاب کرتا ہے۔ آجر کو یہ بھی فیصلہ کرنا ہوتا ہے کہ کاروبار کس جگہ شروع کیا جائے۔ اس بات کا فیصلہ کرتے وقت ان باتوں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔ ضروری خام مال کی فراہمی، ذرائع نقل و حمل کی موجودگی، بجلی اور ذرائع قوت کی دستیابی، مزدوروں کا حصول اور قرب و جوار میں شے کی منڈی اور مانگ وغیرہ۔ جہاں تک پیداواری طریقوں کو اپنانے کا تعلق ہے، اس ضمن میں آجر سستے طریقے اختیار کرنا چاہتا ہے۔ پیمانہ پیدائش کے بارے میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر سرمایہ وافر مقدار میں ہو اور شے کی طلب و منڈی وسیع ہو تو وہ اسے بڑے پیمانے پر پیدا کرے گا جبکہ کم سرمائے اور محدود طلب کی صورت میں چھوٹے پیمانے کو اپنانے کا فیصلہ کیا جائے گا۔ شے کی مقدار کے تعین کے بارے میں یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ آجر شے کی اتنی مقدار پیدا کرے گا جو اسے زیادہ سے زیادہ منافع دے سکے اور یہ وہ مقدار ہوتی ہے جہاں پر کاروباری ادارے کا مختتم حاصل اور مختتم لاگت آپس میں برابر ہو جائے یعنی

$$MR = MC$$

2۔ عاملین پیدائش کا باہمی اشتراک (Decision regarding factors combination): آجر کا ایک اہم فریضہ یہ بھی ہے کہ وہ اس بات کا فیصلہ کرے کہ عاملین پیدائش کی اکائیاں کس تناسب سے کاروبار میں لگائی جائیں۔ اس ضمن میں عاملین کی اکائیوں کا ایسا اشتراک حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس پر "کم سے کم لاگت" آئے یعنی جو اشتراک زیادہ سے زیادہ پیداوار دے سکے۔ ماہرین کے مطابق جب ہر عامل کی مختتم مادی پیداوار / عامل کی قیمت برابر ہو جائے تو اس سے عاملین کا معیاری اشتراک حاصل کیا جاسکتا ہے۔

3۔ کاروبار کا انتظام اور نگرانی (Management and supervision): کاروبار کا انتظام، نگرانی اور کنٹرول بھی آجر کی ذمہ داری ہوتی ہے۔ وہ مزدوروں کی پابندی وقت اور ان کی پیداوار پر کڑی نظر رکھتا ہے اور اس بات کا خیال رکھتا ہے کہ سرمایہ کا ضیاع نہ ہو۔ اگر کاروبار وسیع پیمانے پر ہو تو اس کی دیکھ بھال کے لئے بعض اوقات تنخواہ دار منیجر بھی رکھ لیا جاتا ہے۔

4۔ عاملین کے معاوضوں کی تقسیم (Distribution of rewards among factors): آجر دیگر عاملین، زمین، محنت اور سرمائے کی خدمات حاصل کرتا ہے اور انہیں معاہدے کے مطابق معاوضے ادا کرتا ہے۔ عام طور پر یہ معاوضے ان کی صلاحیتوں اور پیداواری استعداد کے

مطابق دیئے جاتے ہیں- آجر کو خواہ نفع ہو یا نقصان اسے زمین کو لگان' محنت کو اُجرت اور سرمائے کو سود ادا کرنا پڑتا ہے-

5-جدّت واختراع (Innovation): آجر زیادہ سے زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے پیداوار کے نئے نئے طریقے دریافت کرتا رہتا ہے- جس سے مصارف پیدائش پہلے سے کم ہو جاتے ہیں اور اشیاء کا معیار بہتر ہو جاتا ہے- اس طرح وہ اشیاء کے نئے ماڈل اور نمونے نیز انہیں پیدا کرنے کے لئے نئے ڈھنگ ایجاد کر کے زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کے قابل ہو جاتا ہے- پروفیسر شمپیٹر (Schumpeter) کے مطابق آجر کا ایک خاص فریضہ یہ ہے کہ وہ عمل پیدائش میں جدت واختراع پیدا کرتا ہے-

6- کاروبار کے نقصانات کی ذمہ داری (Loss responsiblity): آج کل نظام پیدائش بہت پیچیدہ ہو چکا ہے اور آجر کو مستقبل کے غیر یقینی حالات اور ان دیکھے خطرات کا سامنا کرنا پڑتا ہے- اگر مستقبل میں شے کی طلب اور قیمت کے بارے میں اس کے اندازے غلط ہو جائیں تو اس کی اُمیدیں خاک میں مل جاتی ہیں اور اسے نقصان برداشت کرنا پڑتا ہے- چنانچہ آجر کا سب سے اہم فریضہ یہ ہے کہ وہ منافع کی اُمید پر مستقبل کے غیر یقینی حالات کی وجہ سے پیدا ہونے والے خطرات اور نقصانات کو برداشت کرنے کی ذمہ داری قبول کرتا ہے-

البتہ وہ خطرات جن کی ذمہ داری بیمہ کمپنیاں اٹھاتی ہیں ان کا سامنا آجر کو نہیں کرنا پڑتا-

7-اشیاء کی فروخت کا انتظام (Selling of goods): اپنی پیدا کردہ اشیاء کو مناسب قیمتوں پر فروخت کرنے کی ذمہ داری بھی آجر پر عائد ہوتی ہے- اس ضمن میں وہ صارفین کی پسند' فیشن' ضرورت اور طلب کو پیش نظر رکھ کر چیزیں پیدا کرتا ہے- منڈیوں کے حالات اور قیمتوں کے اُتار چڑھاؤ پر نظر رکھتا ہے- کمیشن ایجنٹوں سے تعلقات قائم کر کے ان کی معرفت اپنی اشیاء کو مناسب قیمتوں پر فروخت کر کے منافع حاصل کرتا ہے-

8-اشتہار بازی (Advertisement): آجر اپنی پیدا کردہ اشیاء کو مقبول عام بنانے کے لئے ریڈیو' ٹیلی ویژن' اخبارات' سینما سلائیڈز' پوسٹروں اور ایجنٹوں کے ذریعے ان کی وسیع پیمانے پر دلکش اشتہارات دے کر نشر و اشاعت کرتا ہے اور پبلسٹی کی مدد سے ان کی مقدار فروخت بڑھانے کی کوشش کرتا ہے-

آجر کی اہمیت اور ضرورت
(Importance and Need of Entrepreneur (Organization))

آج کل نظام پیدائش نہایت پیچیدہ ہو چکا ہے اور اشیاء کی پیداوار کے لئے بڑی بڑی مشینیں استعمال کی جاتی ہیں- اور اشیاء کی نہ صرف موجودہ طلب مدنظر رکھنی پڑتی ہے بلکہ ملکی اور عالمی سطح پر مستقبل کی طلب کا جائزہ بھی لینا پڑتا ہے- اس طرح اشیاء کی پیدائش اور فروخت کے سلسلے میں آجر کو کافی خطرات کا مقابلہ کرنا پڑتا ہے جس سے اس کی اہمیت بڑھ گئی ہے- چنانچہ محنتی' دور اندیش' قابل اور موقع شناس آجر آج کل کی معاشی زندگی کے پُر خطر سمندر سے کاروبار کی کشتی کو کامیابی کے ساتھ کنارے تک لے آتے ہیں جبکہ غیر مستعد' کاہل اور کند ذہن آجر اس میں اپنی کشتی سمیت ڈوب جاتے ہیں-

موجودہ دور میں ناظم کی اہمیت اور ضرورت کا اندازہ درج ذیل امور سے لگایا جا سکتا ہے-

1- اگر دیگر عاملین الگ الگ بکھرے پڑے رہیں تو وہ انفرادی طور پر زیادہ اشیاء پیدا نہیں کر سکتے- پھر یہ مختلف اداروں کی ملکیت میں ہوتے ہیں اور ان کے درمیان کوئی تعلق بھی نہیں ہوتا اور یہ اپنے طور پر اکٹھے ہو کر پیدائش کا عمل شروع نہیں کر سکتے- آجر انہیں یکجا کر کے مناسب اشتراک سے کاروبار میں لگا کر پیدائش کا عمل شروع کر کے زیادہ مقدار میں اشیاء پیدا کر لیتا ہے-

2- آج کل نظام پیدائش کافی پیچیدہ ہو چکا ہے- لہٰذا کاروبار کو کامیابی سے چلانے کے لئے ایک ایسی ہستی کی ضرورت ہوتی

ہے جو اس نظام پیدائش کو سمجھ سکے اور اس کے خطرات کی ذمہ داری قبول کر سکے اور یہ آجر ہی ہوتا ہے۔

3- کاروبار کو ملکی اور غیر ملکی حالات کے پیش نظر سنبھالنے کے لئے ایک معاملہ فہم اور دور اندیش شخص کی ضرورت ہوتی ہے اور یہ کام ایک فرض شناس اور ذمہ دار آجر ہی کر سکتا ہے۔

4- آج کل منڈیاں کافی وسیع ہو گئی ہیں اور مقابلے میں شدت پیدا ہو گئی ہے لہٰذا اشیاء کو مناسب قیمتوں پر فروخت کرنے کے لئے ایک ذہین اور باصلاحیت آجر کی اہمیت بڑھ گئی ہے۔

5- عاملین پیدائش کا بہترین اشتراک ناظم کے بغیر ممکن نہیں ہوتا۔ لہٰذا عاملین کی خدمات سے بہتر طور پر استفادہ کرنے کے لئے آجر کا کردار واضح ہے۔

6- ترقی یافتہ ممالک میں قابل اور مستعد آجروں کی وجہ سے پیداوار تیزی سے بڑھ رہی ہے اور وہ بین الاقوامی منڈیوں میں بھی اپنی قابلیت اور چالاکی کی وجہ سے چھائے ہوئے ہیں۔ لہٰذا ترقی پذیر ممالک میں بھی مستعد اور ذہین آجروں کی اشد ضرورت ہے۔

کاروباری تنظیم کی اقسام
(Forms of Business organisation)

کاروباری تنظیم کی مختلف صورتیں جن کے تحت آجر اپنے فرائض سرانجام دیتے ہیں درج ذیل ہوتی ہیں۔

1- واحد ملکیت Individual ownership   2- شراکت Partnership

3- انجمن امداد باہمی Co-operative Society

4- مشترک سرمائے کی کمپنی (کارپوریشن) Joint Stock Company

5- سرکاری کاروبار State Enterprises

اب ان میں سے ہر ایک کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لیا جاتا ہے۔

1- واحد ملکیت یا واحد آجر (Individual ownership): تنظیم کی یہ سب سے سادہ اور قدیم صورت ہے۔ ایسی صورت میں ایک فرد پورے کاروبار کا مالک ہوتا ہے۔ وہ کاروبار کا منصوبہ خود بناتا ہے۔ نیز اشیاء پیدا کرنے اور انہیں فروخت کرنے کے ساتھ ساتھ نفع ونقصان کی ذمہ داری بھی اسی فرد پر عائد ہوتی ہے۔ کاروبار کی کامیابی یا ناکامی کا وہ واحد ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس قسم کا کاروبار عام طور پر چھوٹے پیمانے پر ہی ہوتا ہے۔ لیکن وقت گزرنے کے ساتھ بعض حالات میں ایسے کاروبار بڑے پیمانے کی صورت بھی اختیار کر سکتے ہیں۔ پاکستان میں چھوٹے کاشتکار، چھوٹے دوکاندار اور دستکار اس کی بہترین مثالیں ہیں۔

ایسے کاروبار کے اہم خواص درج ذیل ہیں۔

(i) واحد ملکیتی کاروبار کے لئے کوئی قانونی کارروائی نہیں کرنا پڑتی اور نہ ہی کسی سے اجازت لینا پڑتی ہے۔ ایسے کاروبار کی رجسٹریشن بھی قانوناً لازمی نہیں ہوتی۔

(ii) سرمایہ عام طور پر آجر خود فراہم کرتا ہے لیکن بعض اوقات ضرورت پڑنے پر وہ اپنے دوستوں، رشتہ داروں یا بینکوں سے بھی رقم ادھار لے سکتا ہے۔

(iii) کاروبار کا انتظام اور نگرانی وہ خود کرتا ہے۔ وہ تنہا کاروبار کے لئے پروگرام طے کرتا ہے اور انہیں عملی جامہ پہناتا ہے۔

(iv) کوئی دوسرا شخص اس کے نفع ونقصان میں شریک نہیں ہوتا۔ تمام تر منافع یا نقصان اس کی واحد ذمہ داری ہوتی ہے۔

(v) ایسے کاروبار کی کوئی الگ قانونی حیثیت نہیں ہوتی بلکہ اس کی حیثیت واحد آجر کے ساتھ ہی منسلک ہوتی ہے اور کسی دوسرے فرد کے ساتھ جھگڑے کی صورت میں قانونی کاروائی کاروبار کے نام کی بجائے اس کے مالک کے نام پر ہوگی۔

2- شراکت (Partnership) جب دو یا دو سے زائد افراد کسی قانونی کاروبار کو چلانے کے لئے آپس میں ایک معاہدے کے تحت اپنے حقوق وفرائض کا تعین کر لیں اور نفع ونقصان کے سب ذمہ دار ہوں تو اسے شراکت کہا جاتا ہے۔ ایسے کاروبار میں حصہ دار کی ذمہ داری غیر محدود Unlimited ہوتی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اگر شراکت کے کاروبار میں نقصان ہو تو حصہ دار صرف اس فرم میں لگائے ہوئے سرمائے کی حد تک ہی نقصان کی تلافی کے ذمہ دار نہیں ہوتے بلکہ نقصان کو پورا کرنے کے لئے ان کی ذاتی جائیداد کو بھی فروخت کیا جا سکتا ہے۔ بعض حالات میں کچھ حصہ دار اپنے سرمائے کے ساتھ کاروبار کے لئے عملی اقدام بھی کرتے ہیں جبکہ کچھ دوسرے حصہ دار صرف سرمایہ ہی مہیا کرتے ہیں اور عملی طور پر کاروبار میں حصہ نہیں لیتے۔ انہیں "خوابیدہ حصہ دار" Sleeping Partners, کہا جاتا ہے۔ شراکتی کاروبار میں شریک ہونے والوں کو انفرادی طور پر حصہ دار Partner, اور اجتماعی طور پر فرم Firm. کہا جاتا ہے۔

شراکتی کاروبار کے اہم خواص درج ذیل ہیں۔

(i) کاروبار شروع کرنے سے پہلے شراکت کرنے والوں میں معاہدہ ہونا ضروری ہے۔ اس معاہدے میں کاروبار سے متعلق تمام امور کی وضاحت کی جاتی ہے۔ یہ معاہدہ زبانی بھی ہو سکتا ہے اور تحریری بھی تاکہ اگر کسی مسئلہ پر حصہ داروں میں اختلاف پیدا ہو جائے تو اسے معاہدہ کی روشنی میں حل کر لیا جائے۔

(ii) شراکتی کاروبار میں حصہ داروں کی کم از کم تعداد دو ہونی چاہیے جبکہ عام کاروبار میں زیادہ سے زیادہ تعداد بیس تک ہو سکتی ہے لیکن بینک کے کاروبار میں شرکا کی زیادہ سے زیادہ تعداد دس ہے۔

(iii) اس کاروبار میں معاہدہ اشیاء کو پیدا کرنے کے بارے میں بھی ہو سکتا ہے اور ان کی تقسیم کے بارے میں بھی۔ جس معاہدے کا مقصد کاروبار چلانا نہ ہو اسے شراکت نہیں کہا جا سکتا۔

(iv) نفع ونقصان کی ذمہ داری تمام حصہ داروں کی ہوتی ہے۔

(v) شراکت میں تمام حصہ داروں کی ذمہ داری غیر محدود Unlimited, ہوتی ہے۔ نقصان کی صورت میں تلافی کے لئے کسی حصہ دار کی ذاتی جائیداد بھی فروخت کی جا سکتی ہے۔

(vi) حصہ دار درج ذیل قسم کے ہوتے ہیں۔

(ا) مستعد یا کارکن حصہ دار — Active Partner,

(ب) غیر مستعد یا صرف سرمایہ فراہم کرنے والے حصہ دار — Sleeping Partner,

(ج) برائے نام حصہ دار — Nominal Partner,

(د) نابالغ حصہ دار — Minor Partner,

(ر) سینئر حصہ دار — Senior Partner,

(س) جونیئر حصہ دار — Junior Partner,

انجمن امداد باہمی (Co-operative Society)

انجمن امداد باہمی ایک ایسی تنظیم ہوتی ہے۔ جس میں کارکن اپنے سرمائے سے کاروبار شروع کرتے ہیں کاروبار کا سارا انتظام خود سنبھالتے ہیں اور منافع آپس میں تقسیم کر لیتے ہیں۔ اس کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی جاسکتی ہے۔

''انجمن امداد باہمی سے مراد ایسی کاروباری تنظیم ہے جس میں ایک ہی صنعت یا پیشے کے لوگ مل کر اپنے مخصوص معاشی اور معاشرتی مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے متحد ہو جائیں۔''

ایسی تنظیم کے درج ذیل اہم اصول ہوتے ہیں۔

1۔ جمہوری طرز عمل: اس کا طریقہ کار جمہوری ہوتا ہے کیونکہ ہر رکن کا ایک ووٹ ہوتا ہے اور اس کی انتظامیہ کے ممبران جمہوری طریقہ سے منتخب ہوتے ہیں۔

2۔ اختیاری رکنیت: اس کی ممبرشپ رضاکارانہ ہوتی ہے۔ ہر شخص اپنی مرضی سے اس کا ممبر بن سکتا ہے اور جب چاہے اس سے الگ ہو سکتا ہے۔ اسے کسی بات پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔

3۔ اخلاقی اقدار کی بلندی: یہ اپنے ممبران کی فلاح و بہبود پر زیادہ توجہ دیتی ہے اور ان کی مادی خوشحالی کے علاوہ ان کی اخلاقی اقدار کو بلند کرنے کے لئے بھی کوشش کرتی رہتی ہے۔ تاکہ معیار زندگی کے ساتھ ساتھ ان کا اخلاقی معیار بھی بلند ہو سکے۔ پاکستان میں انجمن امداد باہمی کی تشکیل انجمن امداد باہمی کے ایکٹ مجریہ 1912ء کے تحت ہوتی ہے۔ انجمن کی ابتدائی کاروائی کے بعد اسے رجسٹر کروانے کے لئے رجسٹرار کو درخواست دی جاتی ہے جس کے ساتھ انجمن کے آئین، ضوابط اور قوانین کی چھپی ہوئی نقول منسلک ہوتی ہیں۔ انجمن امداد باہمی کا رجسٹرار مطلوبہ شرائط پوری کرنے پر اسے رجسٹر کر لیتا ہے اور اس طرح انجمن کی تشکیل ہو جاتی ہے۔

انجمن امداد باہمی کی خصوصیات

1۔ ہر باہوش بالغ شخص صرف ایک حصہ خرید کر اس کا ممبر بن سکتا ہے۔ جس کے لئے انجمن کے قواعد و ضوابط کی پابندی ضروری ہوتی ہے۔
2۔ انجمن کے ارکان کی کم از کم تعداد پندرہ ہوتی ہے۔ کسی معقول وجہ کی بنا پر انجمن کسی رکن کی رکنیت منسوخ کر سکتی ہے۔
3۔ انجمن کے سرمائے کی فراہمی میں ممبرشپ فیس، حصص کی فروخت اور اراکین سے حاصل کردہ قرضے شامل ہوتے ہیں۔
4۔ اس کا بنیادی مقصد ممبران کی معاشی فلاح و بہبود میں اضافہ کرنا ہے
5۔ انجمن کے حصص اس کے ارکان کے درمیان منتقل ہو سکتے ہیں جبکہ ان افراد کو منتقل نہیں ہو سکتے ہیں جو اس کے ممبر نہ ہوں۔
6۔ اگرچہ انجمن کا بنیادی مقصد منافع حاصل کرنا نہیں ہوتا۔ تاہم منافع کمانے کی صورت میں یہ ممبران میں ان طریقوں کے تحت تقسیم کیا جاتا ہے۔
   (i) پیدائش کی انجمن امداد باہمی میں ارکان کی طرف سے فراہم کردہ سرمایہ کے تناسب سے۔
   (ii) صرفی انجمن امداد باہمی میں ارکان کی طرف سے خرید کردہ اشیاء کی مالیت کے حساب سے
7۔ یہ انجمن چونکہ جمہوری نوعیت کی ہوتی ہے اس لئے ہر رکن کا ایک ایک ووٹ ہوتا ہے اور تمام ممبران کے لئے رائے دہی کا

حق یکساں ہوتا ہے۔

8- انجمن کا انتظام چلانے کے لئے ایک کمیٹی قائم کی جاتی ہے جسے ارکان جمہوری اصولوں کے مطابق منتخب کرتے ہیں۔

9- یہ انجمن اشیاء کی پیدائش کی بھی ہو سکتی ہے۔ صرفی بھی اور قرضہ کی بھی۔

مشترک سرمایہ کمپنی (Joint Stock Company)

مشترکہ سرمایہ کمپنی سے مراد کاروبار کی ایسی قسم لی جاتی ہے جس میں کئی افراد مل کر سرمایہ کاروبار میں لگاتے ہیں اور کاروبار سے حاصل ہونے والے نفع میں تمام حصہ دار شریک ہوتے ہیں۔ اس میں حصہ داروں کی کم از کم تعداد سات ہوتی ہے۔ کاروبار شروع کرنے سے پہلے حکومت سے باقاعدہ اجازت لینی پڑتی ہے اور کمپنی کا نام اس کے قیام کا مقصد، سرمایہ کی حد اور حصص (shares) کی مالیت وغیرہ کے بارے میں حکومت کو آگاہ کرنا پڑتا ہے۔ حصے داروں کی ذمہ داری محدود ہوتی ہے۔ کاروبار کا انتظام حصہ داروں کے منتخب نمائندے کرتے ہیں۔ کمپنی کے کسی حصہ دار کے مرجانے، دیوالیہ ہونے یا پاگل ہونے سے اس پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ ضرورت پڑنے پر ایسی کمپنی کے حصص حکومت بھی خرید لیتی ہے۔

مشترکہ سرمایہ کی انجمن ایک منشوری کمپنی بھی ہو سکتی ہے، آئینی بھی اور رجسٹرڈ بھی۔ کمپنی اپنا سرمایہ درج ذیل طریقوں سے اکٹھا کر سکتی ہے۔

(i) حصص جاری کر کے By Issue of shares
(ii) تمسکات جاری کر کے By issue of debentures
(iii) بچتیں جمع کر کے By incorporating Savings

حصص ترجیحی بھی ہو سکتے ہیں، التوائی بھی اور عام بھی۔

کمپنی کا انتظام: مشترکہ سرمایہ کمپنی کے تمام حصہ دار اس کے مالک ہوتے ہیں اور وہ تمام اس کے انتظام کے ذمہ دار ہو لئے وہ انتظام چلانے کے لئے ارکان میں سے چند ڈائریکٹرز چن لیتے ہیں جنہیں "بورڈ آف ڈائریکٹرز" کہا جاتا ہے۔ کمپنی کا انتظام، پالیسی اور دیگر امور "بورڈ آف ڈائریکٹرز" کے سپرد ہوتے ہیں۔ ڈائریکٹرز اپنی مرضی سے تنخواہ دار منیجر اور دوسرے عملہ کی تقرری کر سکتے ہیں۔

مشترکہ سرمایہ کمپنی کی خصوصیات

ایسی کمپنی کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں۔

1- جداگانہ حیثیت: واحد ملکیت یا اشتراکی کاروبار میں مالک اور کاروبار کی جداگانہ حیثیت نہیں ہوتی لیکن مشترکہ سرمایہ کمپنی میں حصہ داروں کی حیثیت انجمن سے جدا ہوتی ہے۔ اس لئے اگر کسی شخص کا کمپنی سے کوئی لین دین ہو تو وہ اس ضمن میں کمپنی کے نام ہی دعویٰ کر سکتا ہے۔ کسی حصہ دار کے نہیں۔ کیونکہ وہ کمپنی سے واقف ہوتا ہے حصہ داروں سے نہیں۔

2- حصہ داروں کی کثیر تعداد: پبلک لمیٹڈ کمپنی میں حصہ داروں کی کم از کم تعداد سات ہوتی ہے جبکہ زیادہ سے زیادہ تعداد پر کوئی پابندی عائد نہیں ہوتی۔ اس کے برعکس پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنی میں حصہ داروں کی کم از کم تعداد دو اور زیادہ سے زیادہ پچاس ہوتی ہے۔

3- **حصص کا اجراء:** عوامی لمیٹڈ کمپنی کے حصص عوام کو جاری کئے جا سکتے ہیں اس مقصد کے لئے کمپنی پراسپکٹس جاری کرتی ہے جبکہ پرائیویٹ لمیٹڈ عوام کو حصص جاری نہیں کر سکتی۔

4- **حصص کی منتقلی:** عوامی لمیٹڈ کمپنی کے حصص سٹاک ایکس چینج سے آزادانہ طور پر خریدے یا بیچے جا سکتے ہیں نیز ایسی کمپنی کا حصہ دار کسی بھی شخص کے نام اپنے حصص منتقل کر سکتا ہے اور جب چاہے ان حصص کو فروخت بھی کر سکتا ہے۔

5- **محدود ذمہ داری:** ایسی کمپنی کے حصہ داروں کی ذمہ داری محدود ہوتی ہے یعنی جس قدر حصص خریدے ہوں اس سے زائد رقم کی ذمہ داری قبول نہیں کرنا پڑتی جس قدر انہوں نے ضمانت دے رکھی ہو۔

6- **وسیع پیمانے پر کاروبار:** مشترکہ سرمایہ کمپنی میں کاروبار وسیع پیمانے پر ہوتا ہے لہٰذا بڑے پیمانے کی کفائتیں حاصل ہوتی ہیں۔ کاروبار کے لئے سرمایہ حصص اور تمسکات فروخت کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

7- **اپنے نام پر جائیداد کی خرید و فروخت:** ایسی کمپنی کی چونکہ قانونی طور پر جداگانہ حیثیت ہوتی ہے۔ اس لئے یہ اپنے نام پر جائیداد کی خرید و فروخت کر سکتی ہے اور دیگر کاروباری اداروں سے اپنے نام تجارتی معاہدے کر سکتی ہے۔

8- **کاروبار کی مشکل تبدیلی:** ایسی کوئی بھی کمپنی اپنے کاروبار کو آسانی سے تبدیل نہیں کر سکتی۔ اسے وہی کاروبار کرنا پڑتا ہے جس کی آئین کے تحت اس نے منظوری حاصل کی ہوئی ہو۔

9- **منافع کی تقسیم:** ویسے تو ایسی کمپنی کے قیام کا مقصد ہی منافع کمانا ہوتا ہے۔ تاہم تمام منافع حصہ داروں میں تقسیم نہیں کیا جاتا بلکہ اس کا کچھ حصہ ''کاروباری منافع'' (Corporate Profit) کے تحت کمپنی کے ''ریزرو فنڈ'' میں جمع کر دیا جاتا ہے تا کہ بُرے وقت میں کام آسکے۔

10- **مستقل نوعیت:** ایسی کمپنی مستقل نوعیت کی ہوتی ہے اور کسی حصہ دار کے فوت ہو جانے، پاگل ہونے یا دیوالیہ ہونے کی صورت میں یہ ختم نہیں ہوتی۔ بلکہ یہ کاروبار جاری رکھ سکتی ہے۔

سرکاری کاروبار (State Enterprises)

دور جدید کی حکومتیں عوام کی معاشی حالت کو چند سرمایہ داروں کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑتیں بلکہ عوام کی فلاح اور بہبود کے لئے اپنے ملکی کاروبار میں حصہ لیتی ہیں۔ اور مختلف صنعتی اور تجارتی ادارے قائم کرتی ہیں خاص طور پر ایسا کاروبار جس کے لئے کثیر سرمایہ درکار ہوتا ہے اور طویل عرصے کے پراجیکٹ ہوتے ہیں اس کی ذمہ داری وہ خود اٹھاتی ہیں۔ مثلاً ریلوں، سڑکوں، سٹیل ملوں، پلوں اور ڈیموں کی تعمیر وغیرہ۔

سرکاری کاروبار کی تعریف اس طرح سے کی جا سکتی ہے۔

''سرکاری کاروبار سے مراد حکومت کا معاشرتی فلاح سے متعلق معاملات کا کام اپنے ذمہ لینا ہے''

سرکاری کاروبار میں کام کرنے والے افراد سرکاری ملازمین کہلاتے ہیں جنہیں حکومت تنخواہ ادا کرتی ہے۔ جبکہ کاروبار سے حاصل شدہ منافع عوام کی اجتماعی بہتری کے لئے خرچ کیا جاتا ہے۔

پاکستان میں چند فہرستی تجارتی بنک، بیمہ کمپنیاں، گھی کارپوریشن، سٹیل کارپوریشن اور کئی دیگر ادارے سرکاری کاروبار کے تحت آتے ہیں۔

عاملین پیدائش کی نسبتی اہمیت

(Relative Importance of Factors of Production)

ہماری ضروریات زندگی کے تمام معاشی لوازمات چاہے وہ چھوٹے ہوں یا بڑے اہم ہوں یا غیر اہم ہو کو پیدا کرنے کے لیے چاروں عاملین پیدائش زمین، محنت، سرمایہ اور تنظیم کا ہونا ضروری ہے۔ ان عاملین پیدائش کو بروئے کار لانے کے لیے ان میں باہمی اشتراک اور متحد ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ کسی ایک بھی عامل پیدائش کے بغیر عمل پیدائش پورا نہیں ہو سکے گا۔ ہماری ضروریات زندگی کی تمام اشیاء جیسا کہ سوئی، دھاگہ، کپڑا، خوراک، ملکی دفاع کے لئے استعمال ہونے والا اسلحہ اور ٹیکنالوجی کا موثر استعمال ان چاروں عاملین پیدائش کے باہمی اشتراک اور متحدہ کوششوں کی بدولت ہے۔ زمانہ قبل میں کچھ معیشت دانوں کا یہ خیال تھا کہ عاملین پیدائش کو چار کے بجائے دو حصوں میں تقسیم کیا جائے کیونکہ ان کے نزدیک تمام اشیاء کی پیدائش تنظیم اور محنت کی مرہون منت ہے جبکہ زمین اور سرمایہ کوئی حیثیت نہیں رکھتے۔ لیکن دورِ جدید کے معیشت دانوں نے اس دلیل کو مسترد کر دیا ہے کیونکہ عملِ پیدائش میں ہر عاملِ پیدائش کی الگ حیثیت اور جداگانہ اہمیت ہے۔ اور تمام عاملین پیدائش جداگانہ خصوصیات کے مالک ہیں اور ان تمام عاملین پیدائش کے معاوضوں کے نام بھی ایک دوسرے سے الگ ہیں۔

ذیل میں ہم ان تمام عاملین پیدائش کی نسبتی اہمیت کا جائزہ لیں گے۔

محنت اور تنظیم: محنت اور تنظیم کو ایک تصور نہیں کیا جا سکتا کیونکہ کوئی بھی مزدور اپنی قابلیت اور صلاحیت کے بل بوتے پر اپنی محنت کا صلہ اجرت کی شکل میں وصول کرتا ہے۔ اگر کوئی مزدور زیادہ محنت، لگن اور ذمہ داری سے کام کرے گا تو اس کی اجرت زیادہ ہوگی اور اس سے پیداوار میں بھی اضافہ ہوگا اور تنظیم کے اخراجات کم ہو جائیں گے۔ لیکن ناظم کو اس کا معاوضہ تب ہی ملتا ہے جب اسے کاروبار میں منافع ہو کیونکہ ناظم کی خدمات کا صلہ منافع اور محنت کا معاوضہ اجرت ہے ایک بہترین ناظم وہی ہوگا جو کاروبار کو فروغ دینے کیلئے عاملین پیدائش کا مناسب استعمال کر کے زیادہ سے زیادہ منافع کمائے گا۔

محنت اور زمین: ہماری بحث کی دوسری اہم کڑی یہ ہے کہ محنت اور زمین میں سے زیادہ اہم عامل کونسا ہے اگر ہم وقت کے لحاظ سے نسبتی اہمیت کا جائزہ لیں تو پتہ چلتا ہے کہ زمانہ قدیم سے ہی کسی پیداواری عمل میں زمین کو بنیادی حیثیت حاصل ہے اور اس کے بغیر ہم کوئی بھی معاشی سرگرمی شروع نہیں کر سکتے۔ زمین ہماری خوراک، تمام کاروباری سرگرمیوں، معاشی ترقی، معدنیات کے حصول، ذرائع آمد و رفت اور زرعی ترقی کے لئے ہماری معاون و مددگار ہے۔ لیکن دورِ جدید میں محنت کو پیدائش دولت کا اہم عامل کہا جاتا ہے کیونکہ انسانی محنت کے بغیر زمین سے کوئی فائدہ نہیں اٹھایا جا سکتا بنجر اور بے کار زمین کو محنت ہی سے استعمال کے قابل بنایا جا سکتا ہے جب تک ہم محنت نہیں کریں گے خواہ مٹی کتنی ہی زرخیز کیوں نہ ہو جنگلات اور آبشاروں کی کثرت سب بے کار ہیں۔ انسانی محنت ہی کی بدولت ہی جدید ٹیکنالوجی کا قیام ممکن ہوا۔ اگر ہم ان تمام سہولیات کا جائزہ لیں تو عملِ پیدائش میں زمین کا کردار انتہائی محدود ہے۔

سرمایہ اور محنت: سرمایہ کو بروئے کار لا کر اور مزدوروں کی فنی تربیت اور مہارت کے بل بوتے پر پیداوار کو کئی گنا بڑھایا جا سکتا ہے لیکن سرمایہ کی استعداد کار اس وقت صفر ہو جاتی ہے جب اس پر دوسرے عامل محنت کو ایک مناسب تناسب سے نہ لگایا جائے جب یہ اشتراک بہتر اور مناسب ہوگا پیداوار بڑھ جائے گی۔ لیکن اگر مزدور غیر دیانتداری، بدنیتی اور سستی سے کام کریں گے تو تو سرمائے کی پیداوار بڑھانے کی استعداد کار صفر ہو جاتی ہے۔

سرمایہ اور زمین: زمین اور سرمایہ کو بھی ایک تصور کرنا غلطی ہوگی کیونکہ سرمایہ کی کئی شکلیں ہیں اور زمین سرمائے کی ایک قسم تصور کی جا سکتی ہے مگر بحیثیت عامل پیدائش زمین کی اپنی ایک الگ پہچان ہے۔ زمین کا معاوضہ لگان

جبکہ سرمایہ کا معاوضہ سود ہے۔ سود کی قسمیں ہیں جو کہ کاروبار کی نوعیت کے لحاظ سے بدلتی ہیں جبکہ زمین زرخیزی کے فرق کی اور محل وقوع کی بناء پر لگان دیتی ہے۔

مختصراً ہم کہہ سکتے ہیں کہ چاروں عاملین پیدائش ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں کسی ایک بھی عامل کی عدم موجودگی پیداواری عمل کو متاثر کرتی ہے۔ البتہ اتنا ضرور ہے کہ تمام اشیاء کی پیداوار میں ان عوامل کی کارکردگی ایک جیسی نہیں ہوتی کچھ اشیاء کی پیدائش کے لئے محنت اور سرمایہ کا زیادہ حصہ ہے اور بعض کو بنانے میں زمین کو زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے اور کہیں ناظم فوقیت لے جاتا ہے۔ تاہم ہر عامل پیدائش کی اہمیت اور حیثیت جدا جدا ہے۔ اور ان چاروں کے بغیر معاشی ترقی ممکن نہیں۔

اہم مشقی سوالات

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ میں 2011ء سے لیکر 2019ء تک آنے والے کثیر الانتخابی سوالات (MCQ's) بھی شامل کردیئے گئے ہیں۔

معروضی سوالات: Objective questions

سوال 1: ہر سوال کے چار ممکنہ جوابات دیئے گئے ہیں' درست جواب کو مارکر یا پین سے بھر دیا گیا ہے۔

1۔ عاملین پیدائش ہیں۔

(A) 1 (B) 2 (C) 3 (D) 4

2۔ عاملین پیدائش اور پیداوار کے درمیان پایا جانے والا رشتہ کہلاتا ہے۔

(A) پیدائش وسائل (B) پیدائش دولت (C) تفاعل پیدائش (D) طریق پیدائش

3۔ عاملین پیدائش کی طلب ہوتی ہے۔

(A) ماخوذ (B) مرکب (C) مشترکہ (D) مختتم

4۔ پیداواری عمل میں زمین اور محنت ہیں۔

(A) اشیائے صارفین (B) ٹیکنالوجی (C) مخارج (D) مداخل

5۔ درج ذیل میں ایک عاملین پیدائش نہیں ہے۔

(A) زمین (B) سرمایہ (C) محنت (D) صارف

6۔ سب سے قدیم اور بنیادی عاملین پیدائش کون سا ہے۔

(A) زمین (B) سرمایہ (C) محنت (D) تنظیم

7۔ جنگلات، معدنیات، سمندر، پہاڑ وغیرہ کس عاملین پیدائش میں شامل ہیں۔

(A) زمین (B) سرمایہ (C) محنت (D) تنظیم

8۔ جغرافیائی حرکت پذیری ممکن نہیں۔

(A) محنت (B) سرمایہ (C) زمین (D) تنظیم

-9 زمین کا مطلب ''قدرتی وسائل'' جو دستیاب ہیں۔
(A) زمین پر (B) زمین سے نیچے (C) زمین کے اوپر (D) تینوں صورتوں میں

-10 اس عامل پیدائش کی رسد معینہ ہے۔
(A) زمین (B) محنت (C) سرمایہ (D) تنظیم

-11 زمین کی رسد ہے۔
(A) متغیر (B) معین (C) صفر (D) لامحدود

-12 درج ذیل میں سے کون سا عامل، پیداواری عوامل کے اتحاد اور اشتراک کا ذمہ ہوتا ہے۔
(A) محنت (B) زمین (C) آجر (D) سرمایہ

-13 درج ذیل میں کس عامل پیدائش کا صلہ یا معاوضہ اجرت ہے۔
(A) زمین (B) آجر (C) محنت (D) سرمایہ

-14 ایسا طریقہ پیدائش جس میں محنت زیادہ اور سرمایہ کم استعمال ہوا سے کیا کہا جاتا ہے۔
(A) جاذب زمین کا طریقہ (B) جاذب محنت کا طریقہ
(C) جاذب سرمایہ کا طریقہ (D) جاذب اجرت کا طریقہ

-15 زمین اور محنت پیداواری عمل میں ہیں۔
(A) مخارج (B) مداخل (C) قدرتی اشیاء (D) اشیائے صارفین

-16 کس عامل پیدائش کی قوت سودا بازی کمزور ہوتی ہے۔
(A) کسان (B) سرمایہ دار (C) تنظیم (D) محنت

-17 سرمایہ کے معاوضے کا نام ہے۔
(A) لگان (B) سود (C) اجرت (D) منافع

-18 جن اشیاء سے مزید اشیاء پیدا کی جاتی ہیں، وہ کہلاتی ہیں۔
(A) اشیائے صرف (B) اشیائے سرمایہ (C) نجی اشیاء (D) سرکاری اشیاء

-19 ٹریکٹر، ٹیکسی اور کار ہیں۔
(A) سرمایہ (B) زمین (C) محنت (D) تنظیم

-20 کس عامل پیدائش کی اکائیاں ایک جیسی ہو سکتی ہیں۔
(A) زمین (B) محنت (C) سرمایہ (D) تنظیم

-21 ان میں سے ایک عامل پیدائش ہے۔
(A) زر (B) دولت (C) سرمایہ (D) بچتیں

-22 درج ذیل میں سے کون سی چیز سرمایہ ہے۔
(A) ذاتی کار (B) کارخانہ (C) ذاتی گھر (D) دودھ

-23 جو سرمایہ بار بار استعمال میں لایا جا سکے اسے کیا کہتے ہیں۔
(A) دائر سرمایہ (B) قائم سرمایہ (C) اجرتی سرمایہ (D) ذاتی سرمایہ

-24 ان میں کون سا سرمایہ دائر ہے۔
(A) عمارت (B) ہسپتال (C) کھاد (D) سڑکیں

www.downloadclassnotes.com

25- عمارات، پل اور ڈیم کس قسم کا سرمایہ ہوتے ہیں۔
(A) متحرک سرمایہ (B) جامد سرمایہ (C) قائم سرمایہ (D) ذاتی سرمایہ

26- خام مال اور مشینری کس قسم کا سرمایہ ہیں۔
(A) غیر مادی سرمایہ (B) ذاتی قابلیت کا سرمایہ (C) بین الاقوامی سرمایہ (D) مادی سرمایہ

27- ان میں سے ایک جامد سرمایہ میں شامل نہیں۔
(A) سڑکیں (B) نہریں (C) بانڈز (D) ڈیمز

28- کون سا عامل پیدائش کا معاوضہ پہلے سے طے شدہ نہیں ہوتا۔
(A) زمین (B) محنت (C) سرمایہ (D) تنظیم

29- تنظیم کا معاوضہ ہے۔
(A) اجرت (B) لگان (C) منافع (D) سود

30- انجمن امدادِ باہمی کی رکنیت ہوتی ہے۔
(A) مستقل (B) اختیاری (C) لازمی (D) جبری

32- دو یا دو سے زیادہ افراد کا مشترکہ کاروبار کہلاتا ہے۔
(A) شراکت (B) مضاربت (C) انفرادی کاروبار (D) سرکاری کاروبار

33- مشترکہ سٹاک کمپنی میں سرمایہ کاری کرنے والے کہلاتے ہیں۔
(A) ممبران (B) حصہ دار (C) ڈائریکٹرز (D) تنظیم

34- کون سی تنظیم اپنے حصص عام بازار میں فروخت کر سکتی ہے۔
(A) شراکت (B) پرائیوٹ لمیٹڈ کمپنی (C) پبلک لمیٹڈ کمپنی (D) انجمن امداد باہمی

35- مشترک سرمایہ کی کمپنی میں حصے داروں کی ذمہ داری ہوتی ہے۔
(A) محدود (B) لامحدود (C) اختیاری (D) عارضی

انشائیہ Descriptive Part

نوٹ: پنجاب کے تمام بورڈز بشمول آزاد کشمیر بورڈ میں 2011ء سے لیکر 2019ء تک پوچھے جانے والے مختصر سوالات (Short Questions) بھی شامل کر دیئے گئے ہیں۔

پارٹ I:

سوال 4: درج ذیل کا مختصر جواب لکھیں۔

1- پیدائش دولت سے کیا مراد ہے؟

ج: پیدائش دولت سے مراد ایسا عمل ہے جس کے ذریعے عوامل کو ان اشیاء اور خدمات میں منتقل کیا جاتا ہے۔ جن کی صرف یا سرمایہ کاری کے لیے ضرورت ہوتی ہے۔

www.downloadclassnotes.com

2۔ عاملین پیدائش کون کون سے ہیں؟

ج: ① زمین ② محنت ③ سرمایہ ④ تنظیم

3۔ تفاعلِ پیدائش کا مفہوم بیان کریں؟

ج: تفاعلِ پیدائش ایک فنی اصطلاح ہے جو کہ پیداواری عمل میں مختلف عاملین کی لگائی گئی اکائیوں (Inputs) اور ان سے حاصل ہونے والی پیداوار کی مقدار (Output) کے تفاعلی رشتہ کی وضاحت کرتا ہے۔

4۔ تفاعلِ پیدائش کی اہمیت کے تین عوامل بیان کیجیے؟

ج: ① لاگتِ پیدائش کے خطوط کا تجزیہ سہل (آسان) ہو جاتا ہے۔
② قوانینِ حاصل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔
③ عاملینِ پیدائش کا معیاری اشتراک حاصل کرنے میں سہولت پیدا ہوتی ہے۔

5۔ زمین سے کیا مراد ہے یا زمین کا مفہوم بیان کریں؟

ج: یہ ایک بنیادی عاملِ پیدائش ہے۔ اس سے مراد محض قطعہ زمین یا سطحِ زمین ہی نہیں جس پر ہم چلتے پھرتے یا رہتے ہیں یا پھر زیرِ کاشت لا کر غذائی ضروریات کو پورا کرتے ہیں۔ بلکہ وہ تمام ذرائع جو قدرت نے مفت عطیہ کے طور پر دیے ہیں اور عملِ پیدائش میں مدد فراہم کرتے ہیں زمین کے زمرے میں آتے ہیں۔ مثلاً معدنیات کے ذخائر، جنگلات، دریا، سمندر وغیرہ۔

6۔ زمین کی چار خصوصیات بیان کریں؟

ج: ① زمین قدرت کا مفت عطیہ ② زرخیزی میں فرق
③ محدود اور مقررہ مقدار ④ قانونِ تقلیلِ حاصل کا جلد نفاذ

7۔ زمین کی اہمیت بیان کریں؟

ج: ① زمین سے اشیائے خوراک مثلاً گندم، چاول، دالیں، پھل، سبزیاں وغیرہ دستیاب ہوتی ہیں نیز لوگ اپنی رہائش اور معاشی سرگرمیاں مثلاً تجارت، صنعت، بنکاری وغیرہ زمین پر ہی کرتے ہیں۔
② معاشی ترقی کے لیے معدنیات، آبی وسائل، جنگلات وغیرہ دستیاب ہوتے ہیں۔
③ زرعی اور صنعتی ترقی زمین کے مرہونِ منت ہوتی ہے۔
④ زمینی و آبی ذرائع نقل و حمل زمین کی وساطت سے ممکن ہے۔

8۔ زمین کی استعدادِ کار کو متاثر کرنے والے چار عوامل لکھیں؟

ج: ① قدرتی عناصر ② انسانی عناصر ③ سرمایہ کی دستیابی ④ محلِ وقوع

9۔ کاشتِ عمیق سے کیا مراد ہے؟

ج: کاشتِ عمیق سے مراد ایسا طریقہ کاشت ہے جس میں زیرِ کاشت رقبے پر محنت اور سرمایہ کی زائد اکائیاں لگا کر کل پیداوار میں اضافہ کیا جاتا ہے (نئی زمین زیرِ کاشت نہیں لائی جاتی)۔

10۔ کاشتِ وسیع کسے کہتے ہیں؟

ج: اس سے مراد کاشت کا ایسا طریقہ ہے جس میں زرعی پیداوار بڑھانے کے لیے مزید زمین زیرِ کاشت لائی جاتی ہے۔

11۔ محنت کا مفہوم بیان کریں؟

ج: عام طور پر محنت سے مراد جسمانی مشقت لی جاتی ہے لیکن علمِ معاشیات میں محنت کا مفہوم مختلف ہے اور اس سے مراد انسان

www.downloadclassnotes.com

کی وہ ذہنی یا جسمانی کاوش لی جاتی ہے۔ جس کے بدلے مادی معاوضہ ملے۔ جیسے استاد کا پڑھانا، جج کا فیصلہ کرنا اور کاشتکار کا ہل چلانا وغیرہ۔

12۔ محنت کی تعریف سے کون سی تین بنیادی باتیں واضح ہوتی ہیں؟

ج: ① انسانی کاوش ② ذہنی اور جسمانی کاوش ③ مادی معاوضہ

13۔ محنت کی چار اہم خصوصیات لکھیں؟

ج: ① محنت کو مزدور سے الگ نہیں کیا جا سکتا۔ ② مزدور کی سودہ بازی کی قوت کمزور ہوتی ہے۔
③ محنت کا ذخیرہ نہیں کیا جا سکتا۔ ④ مزدوروں کی استعدادِ کار میں فرق پایا جاتا ہے۔

14۔ محنت کی پیداواری صلاحیت کو متاثر کرنے والے چار عوامل بیان کریں؟

ج: ① کام کی رفتار ② کام کے حالات ③ مزدور مالک تعلقات
④ مادی معاوضہ

15۔ محنت کی استعدادِ کار سے کیا مراد ہے؟

ج: محنت کی استعدادِ کار مزدور کے کام کرنے کی صلاحیت اور قابلیت پر منحصر ہے۔ مثال کے طور پر اگر ایک مزدور دوسرے مزدور کی نسبت زیادہ کام کرے تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ پہلا مزدور صلاحیت اور کارکردگی کے لحاظ سے زیادہ مستعد ہے۔

16۔ محنت کی نقل پذیری سے کیا مراد ہے؟

ج: پروفیسر نیون کے مطابق "محنت کی نقل پذیری سے مراد مزدور کا اچھے حالات کار اور زیادہ معاوضے کی خاطر ایک پیشے سے دوسرے پیشے، ایک مقام سے دوسرے مقام اور ایک صنعت سے دوسری صنعت میں چلے جانا ہے۔"

17۔ محنت کی حرکت پذیری کو بڑھانے والے چار عوامل لکھیں؟

ج: ① فنی تعلیم و تربیت ② اخلاق اقدار ③ مزدوروں کی صحت
④ کام کی رفتار

18۔ محنت کی افقی نقل پذیری سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد یہ ہے کہ کوئی شخص ایک کارخانہ یا دفتر چھوڑ کر اسی عہدے اور تنخواہ پر کسی دوسرے کارخانے یا دفتر میں ملازم ہو جائے لیکن اس کے معاوضہ میں تبدیلی نہ آئے جیسا کہ ایک ٹائپسٹ واپڈا کی ملازمت چھوڑ کر کسی بنک میں نوکری کر لے۔

19۔ عمودی نقل پذیری سے کیا مراد ہے؟

ج: کسی بھی شعبہ سے تعلق والے مزدور کا اپنی صلاحیت اور قابلیت کی بناء پر اعلیٰ درجے کی طرف منتقل ہو جانا مثلاً ایک آدمی کلرک سے ہیڈ کلرک بن جاتا ہے اور اس کے معاوضے میں بھی اضافہ ہو جاتا ہے محنت کی راسی یا عمودی نقل پذیری کہلاتا ہے۔

20۔ جغرافیائی نقل پذیری سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد ایک مزدور کا بہتر معاوضے کی خاطر ایک مقام سے دوسرے مقام کی طرف منتقل ہونا ہے۔ مثلاً ایک پاکستانی مزدور کا بہتر معاوضے کی خاطر دبئی یا سعودیہ منتقل ہو جاتا ہے۔

21۔ معاشرتی نقل پذیری کی تعریف کریں؟

ج: اس سے مراد معاشرے میں رہنے والے ایک غریب شخص کا اپنی محنت یا تعلیمی قابلیت کی بناء پر اعلیٰ عہدے یا مقام پر پہنچ جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک نوکر یا چپڑاسی کے بیٹے کا تعلیم حاصل کر کے ڈاکٹر یا انجینئر بن جانا ہے۔

22۔ پیشہ ورانہ نقل پذیری سے کیا مراد ہے؟

ج: اس سے مراد ایک مزدور کا بہتر معاوضے اور آسان شرائط کار کی خاطر ایک پیشہ کو چھوڑ کر دوسرا پیشہ اپنا لینا ہے۔ مثال کے طور پر ایک پروفیسر کا نوکری چھوڑ کر اپنا کاروبار کر لینا پیشہ ورانہ نقل پذیری کہلاتا ہے۔

23۔ مالتھس کے نظریہ آبادی کے چار نکات لکھیں؟

ج: مالتھس کے نظریہ آبادی کے مطابق

① آبادی میں اضافہ سلسلہ حسابیہ یعنی (1,2,4,8,16.........) سے ہو رہا ہے۔

② جبکہ وسائل یا خوراک میں اضافہ سلسلہ ہندسیہ یعنی (1,2,3,4,5.........) سے ہو رہا ہے۔

③ اگر بڑھتی ہوئی آبادی کنٹرول نہ کیا گیا تو آئندہ پچیس 25 سالوں میں آبادی دگنا ہو جائے گی۔

④ چونکہ خوراک کے مقابلہ میں آبادی میں تیزی سے اضافہ ہو رہا ہے تو اس صورت میں انسان کا مستقبل تاریک نظر آتا ہے۔

24۔ سرمایہ اور دولت میں کیا فرق ہے؟

ج: معاشیات میں دولت سے مراد محض روپیہ پیسہ یا سونا چاندی ہی نہیں بلکہ ہر وہ شئے جس میں تین خوبیاں پائی جائیں دولت کہلاتی ہے ① افادہ ② کمیابی ③ نقل پذیری جبکہ سرمائے سے مراد دولت کا وہ حصہ ہے جو مزید دولت پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جائے۔

25۔ سرمایہ کی استعداد کار سے کیا مراد ہے؟

ج: سرمایہ کی استعداد کار سے مراد سرمائے کی پیداواری صلاحیت ہے جو کہ اس کے استعمال کے بعد رونما ہوتی ہے مثال کے طور پر اگر سرمایہ کے استعمال سے کسی چیز کی پیداوار زیادہ ہو تو اس کا مطلب ہے کہ سرمائے کی استعداد کار یا پیداواری قوت زیادہ ہے اور اگر سرمایہ کے استعمال سے پیداوار کم حاصل ہو رہی ہو تو اس کا مطلب ہے کہ سرمایہ کی استعداد کار کم ہے۔

26۔ سرمایہ کی استعداد کار کو متاثر کرنیوالے چار عوامل لکھیں؟

ج: ① دیگر عاملین سے اشتراک ② مزدوروں کی تعلیم و تربیت

③ مشینری اور آلات پیدائش ④ تجربہ و تحقیق

27۔ سرمایہ کی اہمیت مختصر بیان کریں؟

ج: ① قدرتی ذرائع سے استفادہ سرمایہ کے بغیر ممکن نہیں۔

② سرمایہ کا عمل پیدائش میں خصوصی کردار ہوتا ہے نیز پیمانہ کبیر کے فوائد صرف سرمایہ کاری کی وجہ سے ہی حاصل ہو سکتے ہیں۔

③ مزدوروں کی استعداد کار میں اضافہ، اشیاء کے معیار کو بہتر بنانے، ایجادات اور دریافتیں نیز معاشی ترقی کا عمل سرمایہ کی عدم موجودگی میں ممکن نہیں ہو سکتا۔

28۔ سرمایہ اور آمدنی میں کیا فرق ہے؟

ج: دولت کا وہ حصہ جو مزید دولت پیدا کرنے یا آمدنی بڑھانے کے لیے استعمال میں لایا جائے سرمایہ کہلاتا ہے۔ جبکہ وہ معاوضہ جو افراد اپنی ذہنی یا جسمانی کاوشوں کو بروئے کار لا کر زر کی صورت میں حاصل کرتے ہیں آمدنی کہلاتا ہے۔

29۔ ملکی اور غیر ملکی سرمایہ میں کیا فرق ہے؟

ج: وہ سرمایہ جو ملکی افراد کے بچتوں کے استعمال سے وجود میں آئے ملکی سرمایہ کہلاتا ہے۔ مثلاً باغات، سڑکیں، پل وغیرہ۔ جبکہ

www.downloadclassnotes.com

وہ سرمایہ جو کہ بیرونِ ملک سے امداد یا کاروبار کے لیے اندرونِ ملک میں آتا ہے غیر ملکی سرمایہ کہلاتا ہے۔

30۔ سرمایہ اور سرمایہ کاری میں کیا فرق ہے؟

ج: سرمایہ سے مراد دولت کا وہ حصہ ہے جو مزید دولت پیدا کرنے کے لیے استعمال میں لایا جائے سرمایہ کہلاتا ہے۔ جبکہ سرمایہ کاری سے مراد ایسا کاروباری عمل ہے جس میں سرمایہ مثلاً مشینیں وغیرہ لگا کر مزید سرمایہ لگایا جا سکتا ہے۔ سرمایہ کاری کہلاتا ہے۔

31۔ سرمایہ کی چار اہم خصوصیات لکھیں؟

ج: ① سرمایہ دولت کا حصہ ہے۔
② سرمایہ دولت کا وہ حصہ ہے جس سے مزید دولت یا آمدنی حاصل ہو سکے۔
③ سرمایہ دولت کا وہ حصہ ہے جس سے مزید آمدنی حاصل کرنے کے لیے اشیاء نئی حالت میں خریدی جائیں۔
④ سرمایہ قابلِ انتقال ہے۔

32۔ سرمایہ قائم کی تعریف کریں؟

ج: ایسا سرمایہ جو پائیدار نوعیت اور مستقل حیثیت کا حامل ہو اور عملِ پیدائش میں بار بار استعمال ہو سکے سرمایہ قائم کہلاتا ہے۔ مثلاً مشینیں، آلات و اوزار، کارخانے کی عمارت، کاشتکار کا بل وغیرہ۔

33۔ تشکیلِ سرمایہ کی تعریف کریں؟

ج: تشکیلِ سرمایہ کو سرمایہ اندوزی یا سرمایہ سازی بھی کہا جاتا ہے۔ اس سے مراد کسی خاص عرصہ کے دوران مقدارِ سرمایہ میں اضافہ کر کے اُسے پیداواری کاموں میں استعمال کرنا ہے۔ سرمایہ کاری سے جب حقیقی اثاثوں میں اضافہ ہوتا ہے تو اس عمل کے نتیجہ میں سرمایہ کی تشکیل ہوتی ہے۔ جو رقوم لوگوں کی تعلیمی استعداد بڑھانے مثلاً فنی تربیت، تحقیق، ٹریننگ وغیرہ کے کاموں پر خرچ ہوتی ہے اُسے غیر مادی تشکیلِ سرمایہ کا نام دیا جاتا ہے۔

34۔ تشکیلِ سرمایہ کے چار اندرونی ذرائع بیان کریں؟

ج: ① بچتیں ② ٹیکس ③ قرضے ④ دفینوں کا استعمال

35۔ پاکستان میں تشکیلِ سرمایہ کی رفتار تیز کرنے کے لیے تین طریقے بتائیں؟

ج: ① بچتوں میں اضافہ ② دفینوں کا استعمال ③ غیر ملکی سرمایہ کاری میں اضافہ

36۔ تنظیم کی تعریف کریں یا آجر کسے کہتے ہیں؟

ج: تنظیم سے مراد ایسا عمل ہے جس کے تحت عاملینِ پیدائش میں باہمی اشتراک اور نظم و ضبط پیدا کیا جاتا ہے اور جو شخص یہ کام کرتا ہے اسے ناظم یا آجر کہا جاتا ہے۔

37۔ تنظیم کے چار فرائض تحریر کریں؟

ج: ① کاروبار کی بنیاد ڈالنا ② عاملینِ پیدائش کا باہمی اشتراک حاصل کرنا
③ جدت و اختراع ④ عاملین کے معاوضوں کی تقسیم

38۔ واحد ملکیت اور شراکت میں کیا فرق ہے؟

ج: واحد ملکیت تنظیم یا آجر کی سادہ اور قدیم صورت ہے اس صورت میں ایک فرد پورے کاروبار کا مالک ہوتا ہے۔ جو کاروبار کا منصوبہ خود بناتا ہے اور اس میں نفع و نقصان کا خود ذمہ دار ہوتا ہے۔ اس کے برعکس جب دو یا دو سے زائد افراد کسی قانونی کاروبار کو چلانے کے لیے آپس میں ایک معاہدے کے تحت اپنے حقوق و فرائض کا تعین کر لیں اور نفع و نقصان کے برابر ذمہ دار ہوں تو اسے شراکت کہا جاتا ہے۔

www.downloadclassnotes.com

39۔ **انجمن امداد باہمی اور سرکاری کاروبار میں کیا فرق ہے؟**

ج: انجمن امداد باہمی سے مراد ایسی کاروباری تنظیم ہے جس میں ایک ہی صنعت یا پیشے کے لوگ مل کر اپنے مخصوص معاشی اور معاشرتی مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے متحد ہو جائیں۔ جبکہ سرکاری کاروبار سے مراد حکومت کا معاشرتی فلاح سے متعلق معاملات کا کام اپنے ذمہ لینا ہے۔

40۔ **مشترکہ سرمایہ کی کمپنی سے کیا مراد ہے؟**

ج: مشترکہ سرمایہ کی کمپنی سے مراد کاروبار کی ایک ایسی قسم لی جاتی ہے۔ جس میں کئی افراد مل کر سرمایہ کاروبار میں لگاتے ہیں اور حاصل ہونے والے منافع میں تمام حصہ دار شریک ہوتے ہیں۔ حصہ داروں کی کم از کم تعداد سات، حکومت سے کاروبار کی باقاعدہ اجازت، حصہ داروں کی ذمہ داری محدود اور مستقل نوعیت کی ہوتی ہے۔ نیز اس کی حیثیت جداگانہ ہوتی ہے اور حصص کی منتقلی ہو سکتی ہے۔

41۔ **خوابیدہ حصہ دار سے کیا مراد ہے؟**

ج: کسی مشترک سرمایہ کمپنی کے اگرچہ تمام حصہ دار اس کے مالک ہوتے ہیں تاہم اس کا انتظام چند ارکان چلاتے ہیں۔ جنہیں "بورڈ آف ڈائریکٹرز" کہا جاتا ہے۔ جو حصہ دار عملی طور پر اس کاروبار میں شریک نہیں ہوتے بلکہ حصص خرید کر مالک بن جاتے ہیں "خوابیدہ حصہ دار" (Sleeping Partner) کہلاتے ہیں۔ کیونکہ کاروباری سرگرمیوں میں ان کا عمل دخل نہیں ہوتا۔

پارٹ II: انشائیہ Descriptive Part

1- عاملین پیدائش سے کیا مراد ہے؟ ان کی نسبتی اہمیت بیان کیجئے۔

2- معاشیات میں زمین سے کیا مراد ہے؟ اس کی خصوصیات اور اہمیت بیان کیجئے۔

3- محنت کا مفہوم بیان کریں اور اس کی خصوصیات کی وضاحت کریں۔

4- درج ذیل پر نوٹ لکھیں۔

(الف) محنت کی اہمیت (ب) محنت کی پیداواری صلاحیت کو متاثر کرنے والے عوامل

5- سرمایہ کی تعریف بیان کریں اور اس کی مختلف اقسام پر روشنی ڈالیں۔

6- وضاحت کریں۔

(الف) سرمایہ کے فرائض (ب) سرمائے کی استعداد کار کو متاثر کرنے والے عوامل

7- پاکستان میں تشکیل سرمایہ کی رفتار کیوں کر سست ہے۔ اسے کس طرح تیز تر کیا جا سکتا ہے۔

8- آجر سے کیا مراد ہے؟ کاروباری دنیا میں آجر کا کردار اور اہمیت بیان کریں۔